رجسٹرڈ ایل نمبر ۴۳۵

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

تار کا پتہ الفضل قادیان

رجسٹرڈ ایل ۴۳۵

الفضل قادیان

اللّٰہ اکبر

ایڈیٹر:- غلام نبی

The ALFAZL QADIAN.

قیمت سالانہ پیشگی اندرون ہند عہ
قیمت سالانہ پیشگی بیرون ہند ۱۳

جلد ۲۲	سنہ ۱۹۳۵ء	مطابق ۳ فروری	یوم یکشنبہ	سنہ ۱۳۵۳ھ	مورخہ ۲۸ شوال	نمبر ۹۳

فہرست مضامین

جماعت احمدیہ کے مقدس مذہبی مرکز میں چھ ماہ کے اندر دوسری بار دفعہ ۱۴۴ کا نفاذ

۳۰ جنوری پچھلے پہر مسٹر شری نگیش صاحب ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ گورداسپور نے قادیان اور اس کے ملحقہ دیہات میں دو ماہ کے لئے دفعہ ۱۴۴ کے نفاذ کا اعلان اپنے نام سے کرایا۔

ایک قلیل عرصہ میں یہ دوسری بار جماعت احمدیہ کے مقدس مقام میں دفعہ ۱۴۴ نافذ کی گئی ہے۔ مفصل دوسری جگہ پڑھیں۔

قادیان میں دفعہ ۱۴۴ کا نفاذ

حکّام کی احرار نوازی کا تازہ ثبوت

مسٹر جے ایم شری نگیش صاحب بہادر ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ گورداسپور کی طرف سے قادیان اور اس کے ملحقہ دیہات میں ۳۰ جنوری ۱۹۳۵ء سے دو ماہ کے لئے دفعہ ۱۴۴ نافذ کر دی گئی ہے جس کے رُو سے جلسے وغیرہ منعقد کرنے نیز پانچ سے زائد اشخاص کے جمع ہونے کی ممانعت ہوگئی ہے۔

قریباً ڈیڑھ سال کے عرصہ سے باہر کے دو تین آدمیوں نے قادیان میں آکر فتنہ انگیزی شروع کر رکھی ہے۔ وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام۔ اور سلسلہ عالیہ احمدیہ کے مقدس بزرگوں کی شان میں حد درجہ کی بے ہودہ سرائی کر کے انتہائی اشتعال انگیزی کرتے رہے اور کر رہے ہیں۔ ان کی طرف سے سینکڑوں جلسے اس دوران میں محض احمدیوں کو مشتعل کر کے فساد اور بد امنی پیدا کرنے کی غرض سے کئے جا چکے ہیں۔ لیکن ہم نے ہمیشہ فساد سے بچنے کی کوشش کی حتٰی کہ ان کی اشتعال انگیزیوں کا کبھی جواب تک نہ دیا۔ اور اس خیال سے کہ پبلک کے جذبات میں کوئی ہیجان پیدا نہ ہو۔ ان لوگوں کی دشنام طرازیوں کا اپنے اخباروں میں بھی کبھی ذکر نہ کیا پھر ان لوگوں نے عملاً کئی بار فساد کرنے کی کوشش کی۔ اور ایک احمدی کے مکان کی دیوار زبردستی گرا دی مگر ہم ہمیشہ صبر و تحمل سے کام لیتے رہے۔ اور حکام کو مطلع کرتے رہے۔ کہ ان شرارتوں کا سدباب کیا جائے۔ مگر کسی نے ہماری چیخ و پکار کی پروا نہ کی۔

ہمارے جلسہ سالانہ کے موقعہ پر ان لوگوں نے ایک مولوی کی آمد کی آڑ میں جلوس نکال کر سخت اشتعال انگیز نعرے لگائے اور ایسا گندہ لٹریچر تقسیم کیا۔ جسے پڑھ کر ہر احمدی کی آنکھوں میں خون اتر آنا لازمی ہے۔ اس گندہ لٹریچر کی ہماری مستورات تک میں اشاعت کی گئی۔ مگر حکومت کے کسی رکن کے کان پر جُوں تک نہ رینگی۔ حالانکہ مقامی افسروں میں سے ہر ایک کو ہم نے اس کی طرف توجہ دلائی۔

حکومت کے اس تغافل۔ احرار نوازی اور احراریوں کی شیطنت میں روز بروز اضافہ کو دیکھ کر ہم نے ضروری سمجھا۔ کہ ریزولیوشنوں۔ اور قراردادوں کے ذریعہ حکام بالا کو متوجہ کیا جائے۔ اور اسی غرض سے ہمارا ابھی ایک ہی جلسہ ہوا تھا کہ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ گورداسپور کو نقضِ امن کا احتمال جو احراریوں کی ڈیڑھ سالہ فتنہ انگیزیوں۔ اور شرارتوں کے باوجود نظر نہ آتا تھا۔ فوراً بھیانک شکل میں دکھائی دینے لگا۔ اور آپ نے جھٹ دفعہ ۱۴۴ کا نفاذ کر دیا۔ اس کے متعلق ہم افسران بالا سے یہ دریافت کرنے کا حق رکھتے ہیں۔ کہ اگر محض نقضِ امن کے احتمال سے قادیان میں دفعہ ۱۴۴ کا نفاذ ضروری سمجھا گیا ہے تو جن مقامات پر عملاً احمدیوں کا امن مفقود ہو چکا ہے۔ اور صریحاً قانون شکنی کی جا رہی ہے۔ وہاں کیوں اسے نافذ نہیں کیا جاتا۔ کیا حکومت کے اعلےٰ ارکان تک ابھی یہ بات نہیں پہونچی۔ کہ کئی مقامات پر احمدیوں کو مارا پیٹا جا رہا۔ بلکہ گاؤں سے نکلنے پر مجبور کیا گیا ہے۔ مسانیاں میں یہی حالت ہو چکی ہے۔ اور وہاں کے درندہ صفت احراریوں نے ایک احمدی عورت کو بھی لاٹھیوں سے زدوکوب کیا۔ ویائی گوجرہ میں بھی کچھ ہو رہا ہے۔ موضع ننت میں یہی حالت ہے۔ اور یہ سب مقامات ضلع گورداسپور میں ہیں۔ بعض دوسرے اضلاع میں بھی یہی حالت ہے۔ لیکن وہاں امن کے مفقود ہو چکنے کے باوجود ابھی تک کوئی ضرورت کسی قانونی کارروائی کی نہیں سمجھی گئی۔ مگر قادیان میں ایک مفروضہ کی بنا پر انتہائی اختیارات استعمال کر لیے گئے ہیں۔

یہی وہ باتیں ہیں۔ جن کی بنا پر ہم یہ سمجھنے پر مجبور ہیں۔ کہ حکومت کے بعض ارکان بالخصوص ضلع گورداسپور کے بعض افسر احراریوں کو اُکساتے ہوئے احمدیوں کے لئے مشکلات پیدا کر رہے ہیں۔ اور انہی کی وجہ سے یہ تمام گڑبڑ مچی ہوئی ہے۔ یہ صرف ہمارا ہی خیال نہیں۔ بلکہ ضلع گورداسپور کے حکام کی احرار نوازی اس قدر عریاں ہو چکی ہے۔ کہ گرد و نواح کے ڈپلومیسیوں سے نا آشنا لوگ بھی اسے محسوس کر رہے ہیں۔ اگر افسران بالا پر اس بارہ میں کوئی ذمہ داری عائد ہوتی ہے۔ تو ہم انہیں متوجہ کرتے ہیں۔ کہ وہ اپنا فرض ادا کریں۔

الفضل روزانہ کیا جائے

۲۶ جنوری ۱۹۳۵ء کو جماعت احمدیہ چھاؤنی لاہور کا ایک غیر معمولی اجلاس ہوا۔ جس میں بہ اتفاق رائے یہ ریزولیوشن پاس ہوا۔ کہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی خدمت اقدس میں درخواست کی جائے۔ کہ موجودہ حالات کے پیش نظر اخبار الفضل کی اشاعت بجائے دو روزہ کے روزانہ کر دی جائے۔ چنانچہ اسی مضمون کی درخواست حضرت اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں ارسال کر دی گئی۔ دوسری جماعتیں بھی اس قسم کی درخواست پیش کریں۔ خاکسار محمد امیر عفا اللہ عنہ۔

پریزیڈنٹ جماعت احمدیہ چھاؤنی لاہور

مسٹر گابا کے سوالات کے خلاف آواز

پریزیڈنٹ اسمبلی کو تار

شیخ بشیر احمد صاحب بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی ایڈووکیٹ ہائی کورٹ لاہور نے ۳۰ جنوری حسب ذیل تار بنام الفضل ارسال کیا ہے۔ نیشنل لیگ لاہور نے پریزیڈنٹ اسمبلی کو حسب ذیل تار ارسال کیا ہے:۔

نیشنل لیگ لاہور ان سوالات کے خلاف زبردست پروٹسٹ کرتی ہے۔ جو مسٹر گابا نے غلط طور پر بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی طرف بعض الفاظ منسوب کر کے اسمبلی میں دریافت کرنے کا نوٹس دیا ہے۔ یہ سوالات تمام مقدس کتب پر حملوں کا ایک دروازہ کھول دیں گے۔ جس سے فرقہ وار منافرت کا پیدا ہونا لازمی امر ہے۔

احراری ٹریکٹ کی ضبطی قطعاً ناکافی ہے

حکومت پنجاب نے احراریوں کے اس ٹریکٹ کو ضبط کرنے کا اعلان کر دیا ہے۔ جس میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خلاف انتہا درجہ کی بدزبانی۔ اور اشتعال انگیزی کی گئی ہے لیکن یہ ضبطی صرف نام کی ہے۔ احراری اس گندے اور ناپاک ٹریکٹ کی جس قدر اشاعت کر سکتے تھے۔ کر چکے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ لاہور۔ امرتسر اور قادیان میں احراری دفتروں کی تلاشی لینے کے باوجود شائد کوئی ایک آدھ کاپی ہی دستیاب ہو سکی ہو۔ پس وہ ٹریکٹ جو پانچ پانچ ہزار کی تعداد میں کئی بار چھپ کر شائع ہو چکا ہو۔ اس کے متعلق صرف یہ اعلان کر دینا۔ کہ اسے ضبط شدہ سمجھا جائے۔ اس دل آزاری کے لحاظ سے جو احمدیوں کی کی گئی۔ کوئی حقیقت نہیں رکھتا اور ہم یہ سمجھنے سے قاصر ہیں۔ کہ حکومت نے ابھی تک اس ٹریکٹ کے لکھنے۔ چھاپنے۔ اور شائع کرنے والوں کے خلاف کیوں کارروائی نہیں کی۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الفضل

نمبر ۹۳ | قادیان دارالامان مورخہ ۲۸ شوال ۱۳۵۳ھ | جلد ۲۲

جماعت احمدیہ کے خلاف احراریوں کی سوچی ہوئی سازش

ایک نہایت ہی فتنہ خیز اطلاع کے متعلق محکمہ تار اور بعض حکام کی ذمہ واری

احراریوں نے جب ہر طرف سے مونہہ کی کھا کر اور اپنے شغل شورش انگیزی کے لئے کوئی اور موقعہ نہ پا کر قادیان میں اپنا اڈا جمایا۔ تو ان کا مقصد سوائے اس کے کچھ نہ تھا۔ کہ جماعت احمدیہ کے خلاف محاذ جنگ قائم کر کے فتنہ و فساد پیدا کریں اور افترا پردازیوں اور کذب بیانیوں کے ذریعہ عوام کو احمدیوں کے متعلق اشتعال دلا کر حصول زر کی راہ نکالیں۔ لیکن جب انہوں نے دیکھا۔ کہ جماعت احمدیہ کی غیر معمولی رواداری۔ اور امن پسندی ان کے لئے سد راہ بن رہی ہے۔ تو وہ آپے سے باہر ہو گئے۔ اور انہوں نے ایک نہایت ہی بد زبان اور گندہ دہن شخص کو اس لئے قادیان بھیج دیا۔ کہ وہ جماعت احمدیہ کے مقدس بانی۔ ان کے مقدس خاندان۔ اور جماعت احمدیہ کے دوسرے بزرگوں کے خلاف انتہا درجہ کی بد زبانی اور بدگوئی کر کے فتنہ و فساد کی آگ بھڑکائے۔ اس کے علاوہ پے در پے ایسے لوگ آنے لگے۔ جو شورش انگیزی اور فتنہ پردازی میں طاق تھے۔ اور انہوں نے قادیان میں آ کر کھلم کھلا جماعت احمدیہ کے پیشوا۔ اور دوسرے بزرگوں کی توہین کرنی شروع کر دی جب اس پر بھی احمدیوں نے رشتہ صبر و تحمل کو ہاتھ سے نہ چھوڑا تو "تبلیغی کانفرنس" کے نام سے ایک جلسہ کر کے اس قدر گند اچھالا۔ اور اس قدر امن شکن حرکات کیں۔ کہ اگر حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالے احمدیوں کو اس موقعہ پر سب کچھ سنتے۔ اور دیکھتے ہوئے بھی پر امن رہنے کا تاکیدی حکم نہ فرما دیتے۔ تو ناممکن تھا۔ کہ وہ اپنی جانوں سے بھی زیادہ عزیز مقدس ہستیوں۔ اور ان چیزوں کی جنہیں وہ شعائر اللہ یقین کرتے ہیں۔ ایک لمحہ کے لئے اس قدر توہین برداشت کر سکتے وہ اپنی بیوی بچوں کا قربان ہونا گوارا کر لیتے۔ وہ اپنی جانیں دے دینا پسند کر لیتے۔ لیکن حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تحقیر قطعاً برداشت نہ کرتے۔ وہ خون کے آنسو رلانے اور دل و جگر کو پاش پاش کر دینے والی تحقیر جس کا ارتکاب کرنے والوں میں سے ایک پر حکومت کو بھی مقدمہ چلانا پڑا۔ قطعاً ناقابل برداشت تھی۔ لیکن احمدی خون کے گھونٹ پی کر اس موقعہ پر بھی پوری طرح پُر امن رہے۔

اس کے بعد جماعت احمدیہ کے سالانہ جلسہ پر جبکہ دور دراز کے ہزارہا احمدی مذہبی عقیدت۔ اور اخلاص کے ساتھ آئے ہوئے تھے۔ احراریوں نے فتنہ و فساد پیدا کرنے کے لئے نہایت ہی شرمناک حرکات کیں۔ اور ایسا گندہ لٹریچر ہزاروں کی تعداد میں احمدی مردوں اور عورتوں میں تقسیم کیا۔ جو نہایت ہی امن شکن۔ اور غیرت و حمیت کے خلاف کھلم کھلا چیلنج تھا۔ مگر پھر بھی کسی احمدی نے رشتہ صبر کو نہ چھوڑا۔ البتہ حکومت کو پورے زور کے ساتھ اس شرارت اور فتنہ پردازی کی طرف توجہ دلائی گئی۔ اور مطالبہ کیا گیا۔ کہ وہ قیام امن کے لئے فوری طور پر ضروری کارروائی کرے۔ لیکن جب ایک طرف تو حکومت نے کچھ بھی نہ کیا۔ (جس کی وجہ یہی خیال کی جاتی ہے۔ کہ بعض سرکاری حکام نے جو شروع سے احراریوں کو جماعت احمدیہ کے خلاف ہر قسم کی شرارتیں کرنے کا موقعہ دے رہے ہیں۔ حکومت کو اندھیرے میں رکھنے کی کوشش کی)۔ اور دوسری طرف احراری بد زبانی اور تحقیر و تذلیل میں انتہا کو پہونچ گئے۔ اور اب از سر گزشت والا معاملہ ہو گیا۔ تو جماعت احمدیہ نے اصل حالات سے حکومت کو آگاہ کرنے۔ اور اس کے سامنے احمدیوں کے زخمی اور مجروح سینوں کو کھول کر رکھنے کی کوشش شروع کی۔ چنانچہ ۲۳ - جنوری کو ایک جلسہ عام منعقد کیا۔ جس کی مفصل روئداد ایک گزشتہ پرچہ میں شائع کی جا چکی ہے۔

اس جلسہ کا منعقد ہونا تھا۔ کہ احراریوں کے نمائندوں نے سمجھ لیا۔ وہ موقعہ آ گیا ہے۔ جسے لانے کے لئے وہ دو ڈیڑھ سال سے کوشش کر رہے ہے۔ اور احمدیوں کو انتہا درجہ کی بد زبانیوں اور افترا پردازیوں سے اشتعال دلاتے چلے آ رہے تھے۔ اور وہ مقصد پورا ہونے والا ہے جس کی خاطر انہوں نے قادیان میں اڈا جمایا تھا۔ اس لئے جھٹ احراریوں کو لاہور بذریعہ ارجنٹ تار یہ اطلاع بھیجدی۔ کہ "صورت حال نہایت خطرناک ہو گئی ہے جلد یہاں پہونچیئے" یہ بلا واسطہ ظاہر کرتا ہے۔ کہ احراری جماعت احمدیہ کے مرکز میں جو شرارتیں۔ اور فتنہ انگیزیاں کر رہے ہیں۔ وہ ایک سوچی ہوئی سازش کے ماتحت کی جا رہی ہیں۔ اور ان کا مقصد یہ ہے۔ کہ جماعت احمدیہ کے لئے ناقابل برداشت حالات پیدا کر کے باہر سے لوگوں کو بلا کر تصادم کرا دیں۔ اور مرکز احمدیت میں کشت و خون کا بازار گرم کر دیں۔ ورنہ اگر رات کے ۱۲ - بجے مذکورہ بالا تار بھیجنے کا یہ مقصد و مدعا نہ تھا۔ تو پھر لاہور میں احراریوں کو یہ کہنے کا کیا مطلب تھا۔ کہ "جلد یہاں پہونچیئے" وہ احراری جن کی ساری زندگی شوریدہ سری۔ اور فتنہ انگیزی میں گزری ہے۔ ان کے متعلق کوئی صحیح الدماغ انسان ایک لمحہ کے لئے بھی یہ خیال نہیں کر سکتا۔ کہ جہاں انہوں نے اپنے نمائندے محض فساد کرانے کے لئے بٹھا رکھے ہوں۔ اور جہاں وہ ایسی اشتعال انگیز اطلاع پر اٹھ دوڑیں۔ وہاں فتنہ و فساد برپا کئے بغیر رہ سکتے۔ پس اس رنگ میں یہ اطلاع احراریوں کو ان کی مجوزہ سازش کے ماتحت دی گئی۔ اور انہیں بتایا گیا۔ کہ جس بات کے لئے وہ ایک عرصہ سے کوشش کرتے چلے آ رہے ہیں اس پر عمل کرنے کا وقت آ گیا ہے۔ یہ الگ بات ہے کہ وہ لوگ جو اس ساری شرارت اور تمام مفسدہ پردازی کی جڑ ہیں۔ انہوں نے اور ان کے مشیروں نے جو در پردہ ان کی پیٹھ ٹھونکتے رہتے ہیں۔ اس موقعہ کو موزوں نہ سمجھ کر کسی اور موقعہ کا انتظار کرنا ضروری سمجھا لیکن اس میں کیا شک ہے؛ کہ اطلاع دینے والوں نے اپنی طرف سے اس بات کی پوری کوشش کی۔ کہ بیرونی احراریوں کو مرکز احمدیت میں فساد پھیلانے اور جنگ کرنے کے لئے نہایت ہی اشتعال انگیز صورت میں دعوت دیں۔ اور اگر وہ آ جاتے۔ تو یقیناً فساد کئے بغیر نہ رہ سکتے۔

ہمیں دعوت دینے والوں کی اس حرکت پر تو قطعاً تعجب نہیں۔ کیونکہ ان کی قادیان میں آنے کی غرض ہی یہ ہے۔ کہ لڑائی جھگڑا پیدا کریں۔ اور کشت و خون کرائیں۔ لیکن محکمہ تار کے متعلق ہمیں حیرت ضرور ہے۔ کہ اس نے یہ نہایت ہی جھوٹی اور بہت بڑا فتنہ پیدا کر دینے والی اطلاع کیوں پہونچائی۔ جبکہ قانون میں صراحتاً یہ بات موجود ہے۔ کہ ہر اشتعال انگیز اور دہشت خیز خبر محکمہ تار روک سکتا ہے۔ تو مذکورہ بالا اطلاع جو سراسر جھوٹی اور خلاف واقعات ہونے کے علاوہ حد درجہ کی اشتعال انگیز اور دہشت پھیلانے والی تھی۔

اسے کیوں نہ روکا گیا۔ اگر تار پہونچانے والوں نے اپنی ذمہ داری پر ایسا کیا۔ تو وہ اس بات کے مستحق ہیں۔ کہ حکومت ان سے باز پرس کرے۔ کیونکہ انہوں نے فتنہ و فساد کا دروازہ کھولنے میں حصہ لیا۔ اور شوریدہ سروں۔ فتنہ پردازوں کو موقعہ دیا۔ کہ وہ جماعت احمدیہ کے مرکز پر حملہ آور ہوں۔ لیکن اگر انہوں نے قیام امن کے ذمہ دار افسروں کے کہنے سے یا ان سے استصواب کرنے کے بعد مذکورہ بالا تار دیا۔ تو پھر ان افسروں پر بھی ذمہ داری عائد ہوتی ہے۔ جنہوں نے بالکل جھوٹی اور فتنہ خیز اطلاع باہر جانے دی۔ اور اس بات کا کچھ بھی خیال نہ کیا۔ کہ اس کی وجہ سے کیسے ہولناک نتائج رونما ہو سکتے ہیں ؛

ان حالات پر نظر کرنے سے صاف معلوم ہوتا ہے۔ کہ احراریوں کی طرف سے جماعت احمدیہ کے خلاف پے درپے جو شرارتیں اور فتنہ انگیزیاں کی جا رہی ہیں۔ ان کی غرض یہی ہے۔ کہ فساد برپا کر کے امن کو برباد کر دیا جائے۔ اور قیام امن کے ذمہ وار حکام کی طرف سے اس بارے میں دیدہ دانستہ تساہل اور غفلت سے کام لیا جا رہا ہے۔ حکام بالا کو اس صورت حالات کے متعلق فوری طور پر غور کرنا چاہیئے ؛

پیسہ اخبار کی شرارت آمیز غلط بیانی

اور

دیدہ دانستہ دروغگوئی

سید عطاء اللہ بخاری کے مقدمہ میں راقم الحروف ایڈیٹر "الفضل" کا جو طویل بیان بجواب جرح وکیل ملزم تین دن ہوا اور جسے نامکمل طور پر اور بعض باتوں کو بگاڑ کر اخبار "زمیندار" اور "احسان" نے شائع کیا۔ اس کے متعلق اگرچہ یہ لکھدیا گیا تھا۔ کہ "اخبار "زمیندار" اور "احسان" میں جو میری شہادت شائع ہوئی ہے۔ وہ نہ تو مکمل ہے۔ اور نہ احتیاط سے لکھی گئی ہے کئی سوال و جواب بالکل غلط شائع کئے گئے ہیں۔ اور اصل مفہوم کو بگاڑ دیا گیا ہے"۔ (الفضل ۱۵۔جنوری)

لیکن باوجود اس کے "پیسہ اخبار" (۱۷۔جنوری) میں جو آج کل کسی ایسے کوڑ مغز کے ہاتھوں میں ہے۔ جو احمدیت کی عداوت اور بغض میں اندھا ہو رہا ہے۔ "زمیندار" کو آگے رکھ کر اس شرارت آمیز عنوان کے ماتحت کہ "مرزا قادیانی اور شراب نوشی۔ عدالت میں ایک حقیقت کا انکشاف" یہ بالکل غلط۔ اور سراسر جھوٹ لکھدیا گیا ہے کہ "گواہ ایڈیٹر الفضل نے تسلیم کیا۔ کہ ہاں یہ ٹھیک ہے۔ مرزا صاحب "ٹانک وائن" (مقوی شراب) پیا کرتے تھے۔ لیکن مرزائی گواہ نے پردہ پوشی کے لئے یہ فقرہ بھی ایزاد کر دیا۔ کہ وہ حکیم تھے۔ اور شراب مذکور بطور دوائی کے استعمال کرتے تھے"۔

حالانکہ اگر یہ لکھنے والے میں انسانیت اور دیانت کا کچھ بھی مادہ ہوتا۔ تو اس کا منہ بند کرنے کے لئے وکیل ملزم کا سوال۔ اور اس کے متعلق میرا جواب ان الفاظ میں اخبار "احسان" (۱۱۔جنوری) میں موجود تھا۔ کہ

"سوال۔ مرزا غلام احمد ٹانک وائن استعمال کرتے تھے۔
جواب۔ خود نہیں پیتے تھے"۔

اس جواب کی موجودگی میں "پیسہ اخبار" کا یہ لکھنا۔ کہ "ایڈیٹر "الفضل" نے تسلیم کیا۔ کہ ہاں یہ ٹھیک ہے۔ مرزا صاحب ٹانک وائن پیا کرتے تھے"۔ انتہار درجہ کی بد دیانتی اور دروغگوئی نہیں۔ تو اور کیا ہے ؛

اس بارے میں میں نے جو بیان دیا۔ اس کا مفہوم یہ تھا۔ کہ جب وکیل ملزم نے حکیم محمد حسین صاحب قریشی مرحوم کے شائع کردہ اپنے نام حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خطوط میں سے ایک خط پیش کیا۔ تو میں نے کہا۔ اس میں اس بات کا کوئی ذکر نہیں ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ٹانک وائن اپنے ذاتی استعمال کے لئے منگائی۔ اور نہ آپ پیتے تھے۔ بلکہ آپ چونکہ طبیب بھی تھے۔ اور لوگوں کا علاج کرتے تھے۔ اس لئے کسی بیمار کو استعمال کرانے کے لئے لکھا ؛

اس پر وکیل ملزم نے پوچھا۔ کیا آپ بطور دوائی اس کا استعمال جائز سمجھتے ہیں۔ اور میں نے یہ جواب دیا۔ کہ اگر یہ امید ہو۔ کہ مریض اس کے استعمال سے بچ سکے گا۔ تو میرے نزدیک اس کا استعمال جائز ہے۔ چنانچہ اخبار "احسان" میں بھی یہ سوال و جواب ان الفاظ میں موجود ہے۔

"س۔ آپ ٹانک وائن کو دوائی خیال کرتے ہیں (ج) ہاں۔
س۔ آپ اس کے استعمال کو جائز سمجھتے ہیں (ج) اگر کوئی مریض اس کے استعمال سے بچ سکتا ہے۔ تو کوئی حرج نہیں"۔

غرض "پیسہ اخبار" نے ازراہ شرارت دیدہ دانستہ ایسی غلط بیانی کی ہے جس کی تردید خود احراری اخبار "احسان" کر رہا ہے۔ "پیسہ اخبار" نے یہ بھی غلط لکھا ہے۔ کہ "گواہ نے یہ بھی تسلیم کیا۔ کہ مرزا صاحب پانچویں پرائمری فیل تھے"۔ اور حیرت ہے۔ کہ یہ ایسی غلط بیانی کی گئی ہے جس کے متعلق کسی رنگ میں نہ "احسان" نے کوئی ذکر کیا ہے اور نہ "زمیندار" نے یہ کلیتہً "پیسہ اخبار" کے گھر کی اختراع ہے ؛

آٹھ کروڑ مسلمانانِ ہند کی نمائندگی کا ادعا کرنیوالے

کی

حقیقت

اخبار "زمیندار" مولوی ظفر علی کی شان میں خواہ کتنے ہی مدحیہ قصیدے نظم و نثر میں شائع کرے۔ ان کی تعریف و توصیف کے کتنے ہی پل باندھے۔ آٹھ کروڑ مسلمانان ہند کا واحد نمائندہ قرار دے۔ ان کو دنیائے اسلام کی عزیز ترین متاع بتائے۔ لیکن حقیقت یہ ہے۔ کہ شریف اور مہذب طبقہ میں مولوی صاحب کو ذرہ بھر بھی وقعت حاصل نہیں ہے۔ اور وہ ان کی معمولی سے معمولی بات کو بھی قابل اعتنا سمجھنے کے لئے تیار نہیں ہوتے۔

اس قسم کی ایک تازہ مثال خود "زمیندار" نے پیش کی ہے۔ چنانچہ ۲۹ جنوری کے پرچہ میں لکھا ہے۔ کہ مولوی ظفر علی بڑے طمطراق سے مسلمانان چنیوٹ کے باہمی اختلافات مٹانے۔ اور انہیں اسلام کے نام پر دعوت اتحاد دینے کے لئے گئے۔ تاکہ میونسپل کمیٹی کی صدارت کسی مسلمان کے قبضہ میں آ سکے۔ اس کے لئے انہوں نے انتہائی جتن کئے۔ بالفاظ "زمیندار" "بذات خود ہر ایک مسلم رکن بلدیہ کے مکان پر تشریف لے گئے"۔ مگر جب ان کی ہر بات کو مسلمان ارکان کمیٹی نے رد کر دیا۔ ادھر ہندوؤں میں یہ مشہور ہو گیا۔ کہ "مولانا فتنہ انگیزی کر رہے ہیں"۔ تو آپ مونہہ بسور کر سٹیشن کو روانہ ہو گئے۔ لیکن ایک شخص کے دم دلاسا دینے پر پھر واپس آ گئے۔ مگر ان کی کسی تجویز کو پھر بھی کوئی وقعت نہ دی گئی۔ اور وہ اپنا سارا زور، اپنا سارا رسوخ۔ اور اپنا سارا اثر صرف کرنے کے باوجود چنیوٹ کے مسلمان ارکان کمیٹی سے اتنی سی بات نہ منوا سکے۔ کہ کمیٹی کا صدر انہی میں سے کسی کو مقرر ہونا چاہیئے ؛

جس شخص کی ایک معمولی سے شہر کے مسلمانوں کے نزدیک یہ قدر و وقعت ہو۔ جو ایک ایک رکن بلدیہ کی دہلیز چاٹنے کے باوجود اس طرح ناکام و نامراد رہا ہو۔ اسے آٹھ کروڑ چھوڑ آٹھ شریف انسانوں کا نمائندہ کہلانے کا بھی کیونکر حق حاصل ہو سکتا ہے۔

بات یہ ہے۔ کہ جماعت احمدیہ کے مقابلہ میں آوارہ مزاج اور فتنہ پرداز لوگ جب مولوی ظفر علی کی حمایت میں شور و شر مچانا شروع کر دیتے ہیں۔ اور الٹی پلٹی تحریریں "زمیندار" کو بھیجنے لگ جاتے ہیں۔ تو عام لوگوں کو دھوکہ اور فریب میں مبتلا کرنے کیلئے "زمیندار" یہ کہنا شروع کر دیتا ہے۔ کہ تمام ہندوستان بلکہ تمام دنیا کے مسلمان مولوی ظفر علی کو اپنا نمائندہ اور راہنما سمجھتے ہیں

82

غیر ممالک میں جماعت احمدیہ کے ذریعہ اشاعت اسلام

حسب ذیل تقریر الحاج مولوی عبد الرحیم صاحب نیرؔ سابق مبلغ مغربی افریقہ نے ۲۸ دسمبر ۱۹۳۴ء جلسہ سالانہ پر کی۔ (ایڈیٹر)

آیت کریمہ یریدون لیطفئو نور اللّٰہ بافواھھم واللّٰہ متم نورہ ولو کرہ المشرکون کی تلاوت کے بعد فرمایا:-

اسلام صداقت ابدی ہے

اسلام اس صداقت ابدی کا نام ہے۔ جس کا انکشاف اللہ تعالےٰ ابنائے آدم کی راہنمائی کے لئے ابتدائے عالم سے اب تک اپنے پاک بندوں کے ذریعہ کرتا رہا۔ یہی صداقت تھی۔ جسے کوہ سینا پر خداوند خدائی اسرائیل کا خدا لے کر آیا۔ یہی صداقت تھی۔ جسے ابوحیم شیر سے لے کر اٹھا۔ یہی صداقت کاہن کرشن بن کر بھارت ورش میں جمنا کے کنارہ پر زرتشت بن کر ایران میں گوتم بدھ ہو کر کپل وستو کے بڑ تلے۔ اور دیوار چین کے اندر بشکل کنفیوشس شجر آڑو کے نیچے نمودار ہوئی۔

یہی صداقت آخرش ہماری ماں ہاجرہ کے صبر اور ابو الانبیاء حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعا کے نتیجہ میں کوہ پاران سے ایک غیر ذی زرع وادی میں اس وقت کی معروف دنیا کے مرکز سے کامل تجلی کے ساتھ کل زمانوں کل جہانوں اور کل قوموں کو منور کرنے کے لئے جلوہ گر ہوئی (استثنا ۳۳: ۲) یہ صداقت آسمان پر احمد کہلائی اور زمین پر اپنی مظہریت جلال وجمال کے باعث محمد اور احمد کے ناموں سے موسوم ہوئی۔ صحف سابقہ میں جب کبھی اس کا ذکر آیا۔ تو اللہ اور فرشتوں نے سلاہ۔ صلِّ علیٰ کہا۔ (حبقوق ۳ ب) چونکہ یہ صداقت کل زمانوں کے لئے تھی۔ اس لئے دور اول میں اسے جلالی نام محمد سے پکارا گیا۔ صلی اللہ علیہ وسلم۔ اور دور آخر میں اسے احمد کہا گیا۔ علیہ الصلوٰۃ والسلام۔ اور اس تسلی دینے والی سچائی کا نام بشیر دنبی مسیح ناصری نے تمام سچائی رکھا (یوحنا ۱۶-۱۳) اور یہ مقدر ہوا۔ کہ جس طرح یہ صداقت دور اول میں دو قدرتوں کے ذریعہ ظاہر ہوئی۔ اور اس کی اشاعت قدرت ثانی یعنے خلافت کے ذریعہ ہوئی۔ اسی طرح دنیا کی عمر کے چھٹے ہزار میں منہاج نبوت پر دوبارہ دونوں قدرتوں کے ذریعہ اس کا ظہور اور اشاعت ہو۔

ایں سعادت چوں بود قسمت ما ؛ رفتہ رفتہ رسید نوبت ما

شیطان سے آخری جنگ

چونکہ آخری زمانہ کی مادی ترقیات نے بنی نوع انسان کو صداقت کی طرف سے غافل کر دیا۔ اس لئے جیسا کہ لکھا گیا تھا فرشتے اصل صحیفۂ صداقت کو اٹھا کر آسمان پر لے گئے۔ اور نقول کو اشس چرا کر پاتال میں رکھ آئے۔ اور شیطان کی افواج پوری طاقت کے ساتھ روئے زمین پر پھیل گئیں۔ اور خشکی اور تری میں دوبارہ فساد رونما ہو گیا۔ اس لئے مصلح آخر الزمان موعود کل ادیان کا کام شیطان سے آخری جنگ۔ اس کا قتل اور صداقت کو دوبارہ زمین پر لانا اور چار دانگ عالم میں اس کی اشاعت کرنا ٹھہرا۔ اللہ تعالےٰ نے اس آخری صداقت کو قادیان کے ویرانہ میں نمودار کیا۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو جو فارسی النسل ہیں۔ اس اہم کام کے لئے منتخب فرمایا۔ (بخاری کتاب التفسیر سورہ جمعہ) اور فرمایا میں تیرے نام کو دنیا کے کناروں تک پہنچاؤں گا۔ زور آور حملوں سے تیری تائید کروں گا۔ اور جو دین تو لے کر آیا ہے۔ اسے تمام دیگر ادیان پر بذریعہ دلائل و براہین غالب کروں گا۔ اور اس کا غلبہ دنیا کے آخر تک قائم رکھوں گا

موعود کل ادیان کا مشرق سے ظہور

قادر خدا نے ایسا ہی کیا۔ اور آدم ثانی کو پیدا کر کے مخلوق کو اس کے خالق کی طرف متوجہ کیا۔ اور چونکہ لشکر شیطان یک چشم جرنیل دجال کے ماتحت (کلیسا کی منظم تحریک کے ساتھ) پورے ساز و سامان سے آراستہ ہو کر آنے والا تھا۔ اور یاجوج و ماجوج کی شوکت (آگ و پانی سے کام لینے والی سیاسی طاقتیں) تمام بلندیوں سے اتر کر اسلام کی وادیوں پر قابض ہونے والی تھی۔ اس لئے خداوند خدا کل جہانوں کے خدا نے چاہا۔ کہ حامل صداقت مشرق سے برپا ہو۔ (دانیال) اور نالی لشکر کا نوری افواج ملائک کے ساتھ مقابلہ کرے۔ اور عیسےٰ و مہدی دو ناموں سے وہ ظاہر ہو۔ اسم عیسےٰ لفظ عوس سے ہے جس میں دفع شر کا ایماء ہے۔ اور مہدی خلیفۃ اللہ افادہ خیر کے لئے ہے:

دفع شر

اسی لئے پیغمبر قادیان امام آخر الزمان کو اسلام کے خدا نے ایک طرف اس قدر کثرت سے دلائل و براہین و نشانات دیئے۔ کہ اس سے دجال کی ایک آنکھ بھی چندھیا گئی۔ اور اشترالیت سپرچولیزم۔ دھریت۔ تھیوسوفی اور دوسری حریت کی تحریکات نے لشکر مخالف کے اندر بغاوت پیدا کر کے اسے برف کی طرح پگھلانا شروع کر دیا:

افاضۂ خیر

دوسری طرف شوکت یاجوج ماجوج کو اس طرح مسلمان بنایا گیا۔ کہ اس کے ذریعہ سے مہدی کا افاضۂ خیر شروع ہو گیا۔ چنانچہ اب جس طاقت کو دجال صداقت کے مقابلے کے لئے اور اپنی حمایت کے لئے لایا تھا۔ اس نے مفصلہ ذیل سامان افاضۂ خیر کے مہیا کر دیئے۔ (۱) اجنبی زبانیں سکھا کر لشکر مہدی (افواج فلاح) کو تبلیغی میدانوں میں یلغار کے لئے تیار کیا (۲) آگ و پانی کے استعمال سے لوہے کے گدھے گھوڑے۔ نچر۔ پرند۔ (ریل۔ موٹر جہاز طیارے وغیرہ) تیار کر کے زمین کے کناروں تک پہنچنے میں آسانیاں پیدا کر دیں۔ اور قوموں کو ملا دیا۔ تا تبادلۂ خیالات کر سکیں (۳) حریت کے جذبات میں حریت ضمیر کا اعلان کر دیا۔ اور سیاسی طاقت نے مہدی کے خدام اور صداقت کی حفاظت کا کام اپنے ذمہ لے لیا۔ اور برہنہ تلواروں سے حامل خیر کی خدمت کی (ایک دفعہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زندگی میں انگریزی فوج برہنہ شمشیروں کے ساتھ حضور کی حفاظت کے لئے مقرر ہوئی اور ایک دفعہ لنڈن میں جبکہ میرے پیچھے کسی نے بمب پھینکا۔ تو دو قد آور انگریز کنسٹیبلوں نے مجھے دونوں طرف بازو پھیلا کر اندر لے لیا۔ اور ایک اور موقع پر افریقہ میں دو یورپین سارجنٹ مجھے اپنی حفاظت میں گھر پہنچا گئے) (۴) پریس تاروں اور ڈاکخانہ نے نشر و اشاعت کے کام کو آسان کر دیا۔ اور مہدی کے خزائن خیر کو تقسیم کرنے میں مدد دی۔ (۵) سیاسی طاقت کی ملازمت نے افواج و عمال کی نقل و حرکت کے ساتھ مختلف ممالک میں پیغام حق پہنچانے کے ذرائع پیدا کر دیئے۔ (۶) امن عامہ کے مذہب کو ترقی دی۔ جھوٹ اور غلط بیانیوں کے پردے چاک ہو کر صداقت کا اصل چہرہ طالب حق کے سامنے آ گیا۔ (۷) آسمان کی کھال اتاری گئی۔ زمین کے خزائن نکالے گئے۔ کانفرنسوں۔ اجتماعوں اور نمائشوں سینما فلمز وغیرہ نے علمی تحقیقات کے دروازے کھول دیئے۔ اور شاگردان مہدی نے ایک مرکز سے ایک ہاتھ پر جمع ہو کر افاضۂ خیر کا کام دنیا بھر میں شروع کر دیا:

احمدیت کی ترقی

استعارات کو چھوڑ کر اگر صاف زبان میں خلاصہ مطلب بیان کیا جائے۔ تو یہ ہے۔ کہ جب مسلمانوں نے اسلام کو چھوڑ دیا۔ یہودیوں کی طرح لفظ پرست ہو گئے۔ پیشگوئیوں کی حقیقت کو نہ سمجھا۔ اور عیسائی مبلغین نے کامل نظام کے ساتھ اسلام کو چاروں طرف سے گھیر لیا۔ اور یورپ کی سیاسی طاقتوں کے اثر سے کام لے کر مسلمانوں کو مرتد کرنا شروع کر دیا۔ تب اللہ کی مصلحت نے اسلام کے اندر پر امن اشاعت کرنے والی جماعت کو پیدا کیا۔ اور سیاسی طاقت کو اس کی حفاظت پر مامور کر کے خادم اسلام بنایا۔

اور چھوٹی ندی دریا بننے لگی۔ اور ننھا بیج پھلدار درخت بننے لگا۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وصال کے بعد حضرت عمرؓ کی خلافت کی طرح مبلغین احمدیت اب ہندوستان کی سرحدوں اور سواحل کے پار ممالک غیر میں اسلام کی منادی کرتے۔ اور توحید کا پرچم اڑا رہے ہیں۔ اور ایک انتظام و ترتیب سے بتدریج اشاعت کا کام آہستہ آہستہ مگر کامیابی سے ہو رہا ہے ؛

اقوام عالم اور نظام تبلیغ

دنیا کی اقوام بلحاظ نسل (۱) آرین (۲) سامی (۳) نیگرو (۴) منگولین اقوام میں منقسم ہیں۔ اور بلحاظ رنگ سفید۔ بھوری۔ احمر سیاہ۔ زرد طبقات ہیں اور بلحاظ زبان و سیاسی اثرات انگریزی فرانسیسی۔ ہسپانی۔ اطالی۔ ڈچ روسی۔ فارسی عربی۔ ایسے چینی وجاپانی وغیرہ بڑے بڑے حصوں پر تقسیم ہیں۔ اور ان میں سے سب سے قریب اور سہل التبلیغ طبقات یہ ہیں۔ (۱) آرین قوم سفید بھورا احمر رنگ انگریزی زبان واثر (۲) نیگرو قوم سیاہ رنگ انگریزی زبان واثر (۳) سامی قوم سفید رنگ عربی زبان واثر (۴) منگولین قوم زرد رنگ ایسے ڈچ زبان واثر اس لئے احمدیہ نظام تبلیغ نے ان چاروں طبقات میں ادارہ ہائے تبلیغ قائم کر دیئے ہیں۔ اب ہم چند اہم مراکز تبلیغ کا ذکر کرتے ہیں۔

انگلستان کو کیوں ترجیح دی گئی۔

چونکہ (۱) نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے کشف میں سورج کو مغرب سے طلوع ہوتے دیکھا۔ اور (۲) حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے تئیں لنڈن میں اونچے مقام پر انگریزی میں تقریر کرتے۔ اور پرندے پکڑتے دیکھا۔ اور اس کی تعبیر فرمائی۔ کہ حضور کی تعلیم کے ذریعہ مغربی اقوام مشرف باسلام ہو کر مغرب سے طلوع آفتاب کی پیشگوئی پوری کریں گی۔ (۳) اور مصلحت الٰہی نے انگریزی حکومت کو رومی حکومت کا مثیل بنا کر مثیل بنی اسرائیل یعنی مسلمانوں کی اکثریت کو اس سلطنت کے ماتحت رکھ دیا۔ اور (۴) حضرت مسیح پاک نے انگریزی قوم کے لئے دعا فرمائی۔ کہ اللہ تعالےٰ ان کے قلوب نور اسلام سے منور کرے۔ (۵) اور مسیح ناصری کی قبر مسیح محمدی کا مولد اسی سلطنت کے مقبوضات میں ہے۔ اسی لئے انگلستان کو باقاعدہ تبلیغی کوششوں کے وقت غیر ممالک میں سب سے پہلے منتخب کیا گیا ؛

لنڈن منتخب کرنے کے وجوہات

(۱) لنڈن چونکہ سلطنت برطانیہ کا دار الحکومت اور دنیا کا سب سے بڑا شہر ہے (۲) گلڈ ہال میں سکسن Saxon قوم کے اجداد یا جوج ماجوج کے بت ہیں۔ (۳) کو [illegible] پر احاطہ باب اللُّدّ میں باب اللد Ludgate واقع ہے (۴) دنیا بھر کے وسائل آمد و رفت و خبر رسانی کا مرکز اعظم ہے (۵) سیاح طلباء۔ سفراء۔ تجار۔ عمال حکومت۔ مبشرین مسیحیت دوسرے مقامات کی نسبت یہاں کثرت سے آتے ہیں۔ (۶) اور یہ شہر مسیحی ادارہ ہائے تبلیغ کا اہم مرکز اور اسلام کے مخالف مسیحی لشکر تبلیغ کا قلب ہے۔ اور ہمارے پاس نہ اس قدر روپیہ اور نہ آدمی ہیں۔ کہ ہر جگہ مخالف جدوجہد کا مقابلہ کر سکیں۔ اس لئے حضرت خالد سیف اللہ کی جنگی تدبیر پر عمل کر کے قلب لشکر پر حملہ کرنا اور پرچم اسلام کی موجودگی کا احساس کرانا آسان تھا پس مذکورہ بالا وجوہات سے خلافت احمدیہ کی توجہ لنڈن کی طرف منعطف ہوئی ؛

لنڈن مشن کا پہلا دور

سنہ ۱۹۱۲ء میں خواجہ کمال الدین صاحب لنڈن سے ۲۵ میل باہر ووکنگ مسجد میں مقیم ہوئے۔ اور احمدی جماعت نے دامے درمے سخنے قدمے ان کی مدد کی۔ لیکن خواجہ صاحب نے ڈاکٹر عبد اللہ کولیم اور دوسرے غیر احمدی ہمدردان اسلام کی طرح انفرادی حیثیت سے کام شروع کیا۔ اسلامک ریویو نکالا۔ حضرت خلیفہ اول کی خدمت میں قادیان رپورٹیں تو بھیجتے رہے۔ لیکن مشن ان کا ذاتی رہا۔ پھر سنہ ۱۹۱۳ء میں خواجہ صاحب کی درخواست برائے امداد پر چودہری فتح محمد صاحب سیال ایم۔ اے ان کی مدد کے لئے بھیجے گئے۔ لیکن سنہ ۱۹۱۴ء میں خواجہ صاحب نے چودہری صاحب سے کہہ دیا۔ کہ یہاں حضرت صاحب کا نام لینا سم قاتل ہے۔ اور آپ احمدیت کی تبلیغ کر کے میرے ساتھ ایک چھت کے نیچے نہیں رہ سکتے۔ اس پر چودہری صاحب الگ ہو گئے۔ اور سنہ ۱۹۱۴ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے سریر آرائے خلافت ہونے پر خواجہ صاحب نے بیعت سے انکار کیا۔ مگر چودہری فتح محمد صاحب سیال نے بیعت کر لی۔ اور حضور نے خلافت کے دو ماہ کے اندر لنڈن میں پہلا باقاعدہ اسلامی مشن قائم کر دیا۔ چودہری فتح محمد صاحب مبلغ مقرر ہوئے اس وقت چودہری ظفر اللہ خاں صاحب بھی لنڈن میں تھے۔ انہوں نے بھی بیعت کی عزت حاصل کی۔ اس طرح ابتداء ہی سے فتح وظفر ہمارے ساتھ ہو گئی۔ اور ہر کمالے را زوالے ضرب المثل تو ہے ہی چودہری فتح محمد صاحب کی جگہ قاضی محمد عبد اللہ صاحب گئے۔ قاضی صاحب کے بعد حضرت مفتی محمد صادق صاحب لنڈن پہنچے۔ اور انہوں نے اپنا مکان لیا۔ اور اس میں لیکچر گاہ و مسجد مخصوص کر کے کام میں باقاعدگی پیدا کی۔ اور چار سٹار سٹریٹ ایجویر روڈ پر دار التبلیغ قائم کیا۔ اور ہندوستان اور ہندوستان کے باہر لنڈن میں ہماری موجودگی محسوس ہونے لگی۔

اس کے بعد چودہری فتح محمد صاحب دوبارہ اور عاجز نیّر لنڈن گئے۔ اور مفتی صاحب اور قاضی صاحب کے منتخب کردہ مکان میں کام کرنے لگے۔ مگر یہ مقام بعض وجوہات سے زیادہ موزون نہ تھا۔ اس لئے دوسرا مکان بڑی جدوجہد کے بعد قانونی مشکلات اور آئندہ مسجد بنانے کے خیال کے مدنظر سنہ ۱۹۲۰ء میں خرید کر لیا گیا۔ اور اس میں کام شروع ہوا۔ اور اس مشن کے دوسرے دور تک تدریجی ترقی جاری رہی۔ مذکورہ بالا مبلغین کے علاوہ مولوی مبارک علی صاحب اور مولوی مصباح الدین صاحب نے بھی اس زمانہ میں کام کیا۔

لنڈن مشن کا دوسرا دور

اگرچہ نئے مکان کے باعث لنڈن میں تبلیغی کام نے ترقی کی۔ اثر بڑھتا گیا۔ اور عید کی نماز میں اچھا خاصہ مجمع ہونے لگا۔ مگر عالمگیر شہرت اور وسیع اثرات اکتوبر سنہ ۱۹۲۴ء سے شروع ہوئے۔ جبکہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ معہ خدام کانفرنس مذاہب میں شرکت کے لئے لنڈن میں تشریف لے گئے۔ اور اس موقعہ پر مغربی افریقہ امریکہ و جرمنی کے مبلغین بھی لنڈن میں جمع ہو گئے۔ ڈیڑھ درجن سبز عمامے اہل مغرب کی توجہ کے از حد جاذب ہوئے۔ نیز اسی موقعہ پر مسجد لنڈن کا بنیادی پتھر بھی رکھا گیا۔ اور اخبارات و پبلک نے حضور کے وجود و احمدیت میں بے حد دلچسپی لی۔ اور سلسلہ احمدیہ و احمدی ادارہ ہائے تبلیغ کا کل دنیا سے پہلی مرتبہ علمی تعارف ہوا چنانچہ سر تھیوڈور مارلین نے جو حضرت کی تقریر کے وقت صدر جلسہ تھے۔ اپنی صدارتی تقریر میں فرمایا۔ "خوش قسمت ہوں۔ کہ میں اسلام میں ایک پرامن تحریک دیکھ رہا ہوں"۔ اور اخبارات کی بڑھی ہوئی دلچسپی کو دیکھ کر ایک رومن کیتھولک اخبار نے لکھا کہ The whole British press has been intrigued "تمام برطانی پریس کو شریک سازش کر لیا گیا ہے۔ ہز ہولی نس تو صرف تقدس مآب پوپ کو ہی کہا جا سکتا ہے۔ کسی دوسرے شخص کو اس لقب سے ملقب نہیں کیا جا سکتا"۔ یہاں پر یہ ذکر کر دینا غیر مناسب نہ ہوگا۔ کہ مغرب میں اخبارات کی طاقت حکومت کی طاقت سے کم نہیں۔ بلکہ خود حکومتیں ان کی محتاج ہیں۔ اس لئے پریس کو قابو میں لانا اشد ضروری تھا۔ اور الحمد للہ کہ عاجز جو اس وقت لنڈن مشن کا انچارج تھا۔ اس مقصد میں کامیاب ہو گیا۔ حضور کی آمد تک ووکنگ کے لوگ دوسروں پر یہ ظاہر کر رہے تھے کہ South field سوتھ فیلڈ مشن ان کی شاخ ہے۔ مگر یہ سومنات حضرت محمود کی تشریف آوری سے ٹوٹ گیا اور ایسا ہی کانفرنس نے قبل لنڈن میں بہائی اثرات بہت بڑھ گئے تھے۔ اور شوقی آفندی رئیس فرقہ بہائیہ خود لنڈن آ رہے تھے۔ اور بہائیوں نے اپنا مضمون پڑھنے کے لئے کنیڈا سے ایک آدمی بلایا تھا۔ مگر حضور کی موجودگی سے

ان پر ضرب کاری لگی ۔ اور نہ شوقی صاحب آئے ۔ اور نہ پبلک کی توجہ ادھر منعطف ہوئی ۔ کانفرنس احمدیہ کانفرنس بن گئی ۔ اور لنڈن مشن کا دوسرا دور شروع ہوا ۔ اور لنڈن میں پہلی مسجد کی تعمیر و افتتاح نے مزید امتیاز پیدا کر دیا ؛

لنڈن مشن کے پہلے امام

نو تعمیر مسجد کے پہلے امام مولوی عبدالرحیم صاحب درد مقرر ہوئے ۔ وہی اس وقت انچارج ہیں ۔ آخر میں یہ امر بیان کر دینا ضروری ہے ۔ کہ جب تک حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب کا ترجمہ انگریزی میں شائع نہ ہو گا ۔ اور علمی تفوق کے ذریعہ انگریزی دماغ کو متاثر نہ کیا جائے گا ۔ اصول حصول مدعا میں حسب دلخواہ کامیابی مشکل ہے ۔ مسجد کا ریلوے سٹیشن بنوانے کی کوشش ہو رہی ہے ۔ اور ایک رپورٹ سے ظاہر ہے ۔ کہ دارالتبلیغ دوستوں کی آمد کے لحاظ سے قادیان کا رنگ رکھتا ہے ؛ مولوی عبدالرحیم صاحب درد کے علاوہ ملک غلام فرید صاحب ایم ۔ اے ۔ مولوی فرزند علی صاحب ۔ صوفی عبدالقدیر صاحب ۔ بی ۔ اے ۔ اور مولوی محمد یار صاحب اس مشن میں مبلغ رہے ہیں ؛

امریکہ میں مشن

انگلستان کے بعد جو ملک مسیحی مبلغین بھیجتا ہے ۔ وہ ریاستہائے متحدہ امریکہ ہے ۔ اور اس ملک میں سفید رنگ کے علاوہ نیگرو سیاہ فام آزاد غلاموں کی بھی بڑی تعداد آباد ہے ۔ سُرخ رنگ کے قدیم باشندے بھی ہیں ۔ اس لئے دوسرا باقاعدہ ادارۂ تبلیغ ۱۹۲۰ء میں وہاں قائم کیا گیا ۔ اور چونکہ اس ملک کا مذہبی مرکز شکاگو ہے ۔ اس شہر کو ۱۸۹۳ء میں جلسہ مذاہب کے قیام کے لئے منتخب کیا گیا ۔ اس میں بہائی بہت بڑا مندر بنانے کی بنیاد رکھ چکے ہیں ۔ اس لئے پہلے مبلغ احمدیت حضرت مفتی محمد صادق صاحب نے اسے اپنا مرکز منتخب کیا ۔ اور مکان لے کر اسے گنبد بنا کر مسجد کی شکل دے دی ۔ اور رسالہ مسلم سن رائز جاری کر کے ڈوئی کے ملک میں توحید کی آواز بلند کر دی ۔ حضرت مفتی صاحب کے بعد مولوی محمد دین صاحب ڈاکٹر یوسف صاحب اور مولوی مطیع الرحمن صاحب بنگالی ایم ۔ اے نے اشاعت خیر کے کام کو جاری رکھا ہے ۔ اور بیس شاخوں سے کام ہو رہا ہے ۔ اخبارات دلچسپی لیتے ہیں ۔ اور نمونہ ذیل کے طور پر اظہار رائے کرتے ہیں ۔

Cure offered world ills says muslim missionary Had U.S.A. been living under economic dictates of Islamic Religion the depression would not have occureed.

(michigan city evening dispatch)

یعنی "دنیا کے دکھوں کا علاج ۔ مسلم مشنری کی تقریر ۔ اگر ریاستہائے متحدہ اسلام کی اقتصادی تعلیم کے زیر قیادت ہوتی ۔ تو اقتصادی پستی کبھی رونما نہ ہوتی" (میچگن ایوننگ ڈسپیچ)

مولوی مطیع الرحمن صاحب کے ایک تازہ دورے کے بعد جو رپورٹ آئی ہے ۔ اس میں لکھا ہے ۔ نو مسلمین میں اب خوب جوش پایا جاتا ہے ۔ سب جماعتیں خدمت اسلام میں معروف ہیں ۔ شکاگو میں World's fellowship of faiths "مذاہب عالم کی برادری" کی نام کی انجمن کا بھی مرکز ہے ۔ گذشتہ سال وہاں کانفرنس مذاہب ہوئی ۔ جس میں احمدی مبلغ نے اسلام کی نمائندگی کی ۔ اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالے کا برقی پیغام بر موقعہ افتتاح پڑھا گیا ۔ اور لوگوں نے دیر تک بلند نعرہ ہائے تحسین سے اس کا highly interestly انتہائی دلچسپ ہونا ظاہر کیا ۔

شکاگو مسجد کا اس سال باقاعدہ افتتاح کیا گیا ہے ۔ اور عورتیں کاروبار تبلیغ میں اس حد تک حصہ لے رہی ہیں کہ ڈیٹرائٹ میں مجلس عاملہ کی صدر ایک احمدی خاتون ہے ۔ یہاں پر یہ کہہ دینا بھی بے محل نہ ہو گا ۔ کہ حضرت مولوی حسن علی صاحب مرحوم بہاری مسلم مشنری جن کو بعد میں اللہ تعالیٰ نے احمدیت قبول کرنے کی توفیق بخشی ۔ سب سے پہلے ۱۸۹۳ء میں پارلیمنٹ مذاہب شکاگو میں اسلام کی نمائندگی کے لئے منتخب ہوئے تھے ؛

آسٹریلیا میں مشن

آریں سفید انگریزی بولنے والی اقوام میں تیسرا مشن آسٹریلیا کا ہے ۔ جہاں صوفی مولوی محمد حسن خان صاحب آنریری مبلغ انچارج ہیں ۔ آپ ۱۹۰۳ء سے تبلیغ اور اشاعت کا کام کر رہے ہیں ۔ اسلام پر اعتراضوں کے جوابات اخبارات میں اسلام پر مضامین اسلامی لٹریچر کی اشاعت ۔ مسلمانوں کے حقوق کی حفاظت کا کام آپ گذشتہ ۳۲ سال سے کر رہے ہیں ۔ اس مشن کی تین شاخیں بروم ۔ برسبین ۔ اور پرتھ میں ہیں ۔ مولوی صاحب نے پرتھ کی مسجد تعمیر کی تھی ۔ آپ کا مفصل ذکر Islamism in australia. (آسٹریلیا میں اسلام) نامی کتاب میں ہے ۔

افریقہ میں مشن

اگرچہ افریقہ میں سیاہ فام نیگرو احمدیہ مشن کے ذریعہ مشرف باسلام ہوئے ۔ اور ان آزاد غلاموں کی خواہش ہے کہ وہ اسلام اختیار کریں ۔ اور ان کا اثر تمام افریقہ خصوصاً آزاد غلاموں کی ریاست لائبیریا میں بہت زیادہ ہے ۔ سفید امریکن باشندوں کے مظالم سے تنگ آ کر وہ مسیحیت کو چھوڑنا چاہتے ہیں ۔ اور اسلام کے لئے تیار ہو رہے ہیں ۔ اور ایسا ہی مشرقی افریقہ کینیا یوگنڈا ۔ ٹانگانیکا ۔ زنجبار احمدیہ مسلم ایسوسی ایشن افریقین لوگوں میں کام کر رہی ہے لیکن اصل سیاہ نیگرو نسل کا وطن وادی نائیجیریا ہے ۔ اور جہاں شمالی و مشرقی و وسطی افریقہ میں اسلامی اثرات پہنچ چکے تھے ۔ وہاں مغربی افریقہ ان سے خالی تھا ۔ افریقہ کے مغربی ساحل پر ڈکار سے سینٹ پال ڈی لوانڈہ تک چودہ بڑے قصبات ہیں ۔ مگر ان میں سوائے لیگوس کے ۹۹ فی صدی مسیحی آبادی ہے ۔ اور مسیحی تبلیغی کوششیں لونگ سٹون کے زمانہ سے شروع تھیں ۔ مگر گذشتہ ساٹھ سال میں سات باقاعدہ مشن اپنے ۔ سیاسی ۔ تجارتی ۔ تعلیمی ۔ تمدنی اثرات کی مدد سے مسیحیت کی اشاعت میں مصروف ہیں ۔ جس وقت افریقہ کے جسم پر متحدہ افواج کا حملہ تھا ۔ اور اسکی روح کو مسیحی بنایا جا رہا تھا ۔ عین اس وقت مسلمان دنیا کو غافل کرنے کے لئے "افریقہ میں اسلام پھیل رہا ہے" ۔ کا پروپیگنڈا ہو رہا تھا ۔ مغربی افریقہ میں یوں تو ۱۹۱۴ء سے احمدیہ لٹریچر پہنچا ۔ اور احمدی جماعت قائم تھی ۔ مگر باقاعدہ مشن فروری ۱۹۲۱ء سے شروع ہوا جبکہ خاکسار زیر حضرت مسیح موعود کے لئے انگلستان سے سفید پرندوں کا شکار کرنے کے بعد سیاہ پرندوں کے شکار کے لئے روانہ ہوا ۔ اور سیرالیون گولڈ کوسٹ ۔ اشانٹی ۔ شمالی و جنوبی نائیجیریا اور فرنچ ڈھومی کو بفضلہ تعالیٰ کامیابی سے پیغام صداقت پہنچایا ۔ میری موجودگی میں ودبارہ الفا الیبو (سفید مولوی) مولوی فضل الرحمن صاحب حکیم پہنچے ۔ ان کے بعد مولوی نذیر احمد صاحب گئے ۔ اور اللہ تعالیٰ کی تائید سے اسلام کی روحانی جنگ ان ممالک میں جو سفید آبادی کا مقبرہ کہلاتے ۔ اور آب و ہوا کے لحاظ سے دوسرے ممالک کی نسبت ہندوستانیوں کے لئے بہت خطرناک ہیں ۔ برابر جاری ہے ۔ ۱۰ ہزار سے زائد نفوس سلسلہ میں شامل ہیں ۔ دو ہائی سکول ہیں ۔ اور جماعت میں ایک بیرسٹر اور ایک ڈاکٹر انگلستان سے تعلیم حاصل کر کے جا چکے ہیں ۔ حکومت نے مشن کو باقاعدہ تسلیم کر لیا ہے ۔ نو آبادی کی بلو بک میں اس کی تعلیمی کوششوں کا ذکر ہوتا ہے ۔ گورنر اور دیگر اعلیٰ حکام مدارس کا معائنہ کرتے ہیں ۔ افریقین سردار مشن میں برکت کے لئے آتے ہیں

نائیجیریا میں اسلام کی ابتداء

نائیجیریا مغربی افریقہ میں ابتداءً اسلام اس طرح پہنچا ۔ کہ پرتگیزی بردہ فروش کچھ نائیجیرین غلام ہندوستان لائے ۔ ان میں سے ایک ہندوستان میں اسلام لے آیا ۔ پھر وہ برازیل بھیج دیا گیا ۔ وہاں اس نے ذمیوں کی ایک جماعت پیدا کر لی ۔ غلاموں کی آزادی کے بعد یہ لوگ اپنے وطن آئے ۔ اور آہستہ آہستہ تبلیغ شروع کر دی

ابتدا میں وہ برتن میں منہ ڈال کر اذان دیتے۔ خفیہ نمازیں پڑھتے مگر رفتہ رفتہ ان کی طاقت بڑھی اور برطانوی قبضہ کے بعد پوری آزادی ہوگئی۔ ان میں بعض نے انگریزی پڑھی اور انگلستان کے ساتھ خط وکتابت شروع کی۔ ایک دن عاجز اتفاق سے ۱۹۱۶ء میں دفتر ریویو آف ریلیجنز میں گیا۔ اخبار پیغام صلح ماسٹر فقیر اللہ صاحب کے سامنے تھا۔ اس کے پہلے صفحہ پر ایک مغربی افریقہ کا خط شائع ہوا تھا۔ وہاں سے میں نے پتہ لیا اور دو سال کی خط وکتابت کے بعد ۱۹۱۸ء میں سیرالیون و نائیجیریا میں جماعتیں ہوگئیں۔ مگر باقاعدہ مشن جیسے پہلے ذکر ہوچکا ہے ۱۹۲۱ء میں قائم ہوا۔ جب کہ مجھ کو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے وہاں بھیجا۔ یہاں پر یہ بتا دینا مناسب ہوگا۔ کہ ایک بزرگ نے رؤیا میں دیکھا تھا۔ کہ مہدی قرآن لے کر سمندر سے آئیں گے اور سفید رنگ ہوگا اس رؤیا کی بنا پر ایک جماعت نے احمدیت کو قبول کرلیا

گولڈ کوسٹ میں اسلام

مغربی افریقہ کا دوسرا ملک جو ہمارا اہم مرکز ہے۔ گولڈ کوسٹ ہے۔ یہاں ایک قوم فینٹی اور دوسری اشانٹی ہے۔ اشانٹی کی جنگ میں ایک فینٹی سردار انگریزی فوج کے ساتھ جنگ پر گیا۔ وہاں اس نے ہوسہ Hausa مسلمانوں کو نماز پڑھتے دیکھا اسے اسلام پسند آیا۔ مگر خواہش ہوئی۔ کہ اسلام کے مبلغ سفید رنگ ہوں۔ کیونکہ لوگوں میں مشہور تھا۔ کہ سیاہ لوگوں کا مذہب اسلام اور سفید لوگوں کا مذہب مسیحیت ہے۔ خدا تعالیٰ نے ایسا سامان کیا۔ کہ ایک شامی مسلمان سوداگر لنڈن کے راستہ گولڈ کوسٹ گیا۔ اس نے حضرت مفتی محمد صادق صاحب کو Call to Truth (دعوت الی الحق) نام رسالہ تقسیم کرتے دیکھا۔ اس سے پتہ لے کر فینٹی سردار نے لنڈن مشن سے خط وکتابت کی اور آخر میں عاجز وہاں پہنچا۔ اور یہ چیف مہدی نام معہ دوسرے رؤسا فینٹی کے داخل سلسلہ ہوا اور بفضلہ تعالیٰ وہاں اس عمدگی سے کام چل رہا ہے۔ کہ عزیز مولوی فضل الرحمٰن صاحب حکیم مجھے لکھتے ہیں "حضرت عائشہ کی طرح مجھے بھی آپ کی تکالیف اور آپ کا وقت یاد کرکے اور موجودہ حالت ترقی دیکھ کر رونا آتا ہے۔ اور کہتا ہوں۔ کاش آپ یہاں ہوں اور ہم آپ کو آرام میں دیکھ سکیں۔"

مغربی افریقہ میں احمدیت

(۱) ایک مسیحی ڈاکٹر بلائی ڈن نے لکھا ہے۔ "اسلام مغربی افریقہ کا خدائی مذہب ہے اور اکثر تعلیم یافتہ لوگ یقین رکھتے ہیں۔ کہ (۱) Ahmadiat is the hope of our Country احمدیت ہمارے ملک کی امید ہے۔

(۲) ایک مسیحی اخبار کی رائے ہے۔ "احمدی جماعت مغربی افریقہ کے مسلمانوں کی بیداری کا واحد ذریعہ ہے۔

(۳) ڈاکٹر زویمر مشہور امریکن مسیحی مبلغ نے ریونڈ اینڈرسے کی کتاب پر ریویو کرتے ہوئے مسلم ورلڈ میں لکھا تھا۔

"جائے تعجب ہے کہ سنوسیوں جیسے مسلمانوں کے قدیم فرقے جو یورپین طاقت سے کھلے جنگ کے حامی تھے۔ ایک ایک کرکے میدان سے ہٹ رہے ہیں۔ اور ان کی جگہ جدید فرقہ احمدی لے رہا ہے۔ جس نے لیگوس کے مرکز سے تمام فرانسیسی مغربی افریقہ پر اثر جمالیا ہے۔ اس فرقہ کی خفیہ تعلیم ہمارے وقت کا اہم ترین مسئلہ ہے۔"

مشرقی افریقہ

سیاہ افریقہ کے سواحل مشرق ومغرب میں ۵ ہزار میل کا فاصلہ ہے۔ مغربی افریقہ میں ہمارے اثرات میرے دورہ سے ۱۰۰ میل اندرون ملک میں پہنچے تھے۔ اب جھیل چاڈ کی طرف مغرب سے اور مشرقی افریقہ کی احمدی جماعتوں کی سعی کے نتیجہ میں مشرق سے کوچ شروع ہے اور اللہ تعالیٰ نے چاہے گا۔ تو ایک دن دونوں لشکران تبلیغ کا اتصال ہوجائے گا۔ مشرقی افریقہ میں کینیا۔ یوگنڈا زنجبار۔ ٹانگانیکا میں اب تک تو آنریری مبلغ کام کرتے تھے۔ مگر اس سال ۱۹۳۴ء میں شیخ مبارک احمد صاحب کو بھیجا گیا ہے۔ اور انشاء اللہ باقاعدہ مشن کا قیام اس طرف کی کوششوں کو باقاعدہ کرکے حضرت بلال کی سیاہ افریقہ کو نور اسلام سے منور کرے گا۔

یہ کالے کالے حبشی بن جائیں نور سارے
مشکل بلال دے کر دعوا ستے بجگانہ

حیفا میں مشن

آریں منگرو اقوام کی طرف متوجہ ہونے کے ساتھ ساتھ ہمارے مرکز نے شامی نسل کو جن کے ساتھ ہمارے مذہبی لسانی۔ اور قومی رشتے ہمارے سب سے قریب تر ہیں ہمیشہ مدنظر رکھا ہے۔ مغربی لوگ قاہرہ مصر کو اسلام کا علمی قسطنطنیہ کو سیاسی اور مکہ معظمہ کو مذہبی مرکز سمجھتے ہیں مگر اللہ تعالیٰ نے سیاست کو مختلف اقوام پر تقسیم کردیا۔ اور سیاسی خلافت اور اس کے مرکز کو توڑ دیا تا کہ غازی مہدی کے منتظر مایوس ہوجائیں۔ مذہبی مرکز چونکہ قادیان ہوگیا اس لئے سب سے پہلے علمی مرکز کی طرف توجہ ہوئی جب اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ میں مولوی غلام نبی صاحب وہاں گئے سلسلہ کی اشاعت کی۔ اس کے بعد سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب اور شیخ عبدالرحمٰن صاحب ۱۹۱۲ء میں گئے۔ اور سید صاحب تو عربی نسل کے دوسرے مرکز میں چلے گئے۔ اور بیروت پہنچ گئے اور ترکی اور عربی مخلوط سیاسی اور مذہبی حلقے میں کام شروع کیا۔ اور شیخ صاحب نے علمی مرکز میں کام جاری رکھا۔ اس کے بعد ۱۹۲۲ء میں شیخ محمود احمد صاحب عرفانی کے پہنچنے سے سلسلہ عالیہ کا تعارف نہایت عمدگی سے شروع ہوا۔ شیخ صاحب نے ایک وقت "قصر النیل" نام اخبار خرید کرلیا تھا۔ مگر ان کوششوں نے باقاعدہ اور باضابطہ شکل ۱۹۲۵ء میں اختیار کی جبکہ جناب سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب اپنی سیاسی قید سے آزاد ہوکر معہ مولوی جلال الدین صاحب شمس دمشق پہنچے۔ اور وہاں مشن قائم کیا۔ اس کے بعد سید صاحب تو حضرت مسیح موعود کے ارشاد (جو رؤیا میں ہوا) کے ماتحت عراق آگئے۔ سلسلہ کی تبلیغ کی اجازت حاصل کی۔ اور شمس صاحب نے مخالفت سے مجبور ہوکر حیفا میں مرکز مقرر کیا۔ اور وہاں سے مصر میں آئے اور مصری جماعت کا باقاعدہ نظام قائم کیا۔ مولوی جلال الدین صاحب شمس کے بعد ابوالعطا مولوی اللہ دتا صاحب گئے۔ اور حیفا کے مرکز کو جو شام کی سرحد پر انگریزی علاقہ میں بہائی عکہ کے قریب واقع ہے۔ مضبوط کیا۔ حیفا اپنے جائے وقوع کے لحاظ سے عربی ممالک کے لئے وہی حیثیت رکھتا ہے۔ جو مغربی دنیا میں لنڈن کی ہے۔ اور مولوی صاحب یہاں سے مشرق و مغرب میں کام کرتے ہیں۔ اور بوجہ بیت المقدس کا قرب ہونے کے یہودی نو آبادکاروں اور جدید صلیبی جنگ کے مسیحی حملہ آوروں اور لامذہب بہائیوں کی جدوجہد کا کامیاب مقابلہ تقریر و تحریر سے کررہے ہیں۔ کبابیر میں احمدیہ مسجد بھی بن گئی ہے اور یہ مشن Ahmadia movement in Arab Countries یعنی "تحریک احمدیت بلاد عربیہ میں" کہلاتا ہے۔ شامی لوگ تجارت کے لئے دور دور جاتے ہیں ایک شامی احمدی کا بیٹا حال ہی میں مغربی افریقہ بھی پہنچا ہے اور شمالی وجنوبی امریکہ میں بھی شامی مہاجرین بکثرت آباد ہیں اس لئے یہ مشن نہ صرف جائے وقوع کے لحاظ سے بلکہ بہ حیثیت عرب ممالک کا نہایت موزوں مرکز ہے۔ کبابیر کی جماعت کے بزرگ عبدالقادر صاحب کا اپنا خاندان ۴۰۔ افراد سے زیادہ ہے یہ دوست اس قدر مخلص ہیں۔ کہ قبولیت بیعت کا خط عمامہ میں باندھ رکھتے ہیں۔ اور کہتے ہیں۔ کہ قیامت کو اسے پیش کروں گا ان کے بیٹے محمد صالح اور پوتے حامد بھی اسی اخلاص کے آدمی ہیں۔ شامی جماعت میں قابل قدر آنریری مبلغ سید منیر الحصنی ہیں

احراریوں اور ان کے اخبارات کی شرارتوں کے خلاف جماعت احمدیہ میں جوش و خروش

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے حضور بے تابانہ درخواستیں

جماعت احمدیہ قصور کی قراردادیں

قصور کے احمدی مردوں اور عورتوں کا ایک غیر معمولی اجلاس ۱۸ ؍جنوری کو منعقد ہوا۔ جس میں حسب ذیل ریزولیوشنز متفقہ طور پر منظور کئے گئے۔

(۱) احراریوں کا رویہ بے انتہا اشتعال انگیز ہے۔ وہ پبلک تقریروں میں نیز فحش لٹریچر کی اشاعت کر کے صوبہ بھر میں احمدیوں کے خلاف خطرناک فضا پیدا کر رہے ہیں۔ "زمیندار" اور "احسان" کی ہر اشاعت میں ہمارے خلاف آرٹیکل شائع کئے جاتے ہیں۔ جن میں جماعت اور اس کے مقدس پیشواؤں کے خلاف بہتان طرازی کی جاتی ہے جس کا مقصد یہ ہے کہ جاہل عوام میں ہمارے خلاف شورش پیدا کی جائے۔ اور انہیں احمدیوں کے بائیکاٹ۔ ان پر حملے کرنے اور سب سے بڑھ کر ہمارے مقدس امام پر قاتلانہ حملہ کے لئے ابھارا جائے۔

(۲) جماعت احمدیہ قانون کی پابند ہے۔ اور اسلام کی تعلیم حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی متواتر اور مسلسل تقریروں نیز ان ہدایات کی وجہ سے جو حضور نے جملہ انجمن ہائے احمدیہ کے پریذیڈنٹوں کے نام جاری فرمائی ہیں۔ اور جن میں آپ نے جماعت کو حکم دیا ہے۔ کہ انتہائی اشتعال کے موقعہ پر بھی تحمل اور برداشت کا دامن نہ چھوٹنے پائے۔ حتیٰ کہ خود حفاظتی کے حق کو بھی استعمال نہ کیا جائے۔ صبر سے کام لے رہی ہے۔ لیکن ہماری اس خاموشی سے احراری حد سے بڑھ گئے ہیں۔

(۳) جماعت احمدیہ قصور و نواحی علاقہ کے احمدی اپنے پیارے اور مقدس امام سے نہایت ادب اور احترام کے ساتھ التجا کرتے ہیں۔ کہ ہم پر قانون کے منشاء سے زائد پابندیاں جو حضور کی طرف سے عائد ہیں۔ وہ ازراہ نوازش دور فرما دی جائیں۔ تا قانون کی حدود کے اندر رہتے ہوئے ان بدطینتوں کی فتنہ انگیزیوں کا تدارک اور انسداد کیا جاسکے۔

(۴) جماعت احمدیہ قصور بروقت یہ امر حکومت کے نوٹس میں لانا چاہتی ہے۔ کہ اگر اس ناقابل برداشت اور سراسر جھوٹے پروپیگنڈا کو جو ہمارے خلاف کیا جا رہا ہے۔ روکنے کا خاطر خواہ انتظام نہ کیا گیا۔ تو یہ ایسی صورت حالات پیدا کر دے گا۔ جو حکومت کے لئے بہت سی مشکلات کا موجب ہوگی۔ احمدیوں کے نزدیک اپنے مقدس پیشوا کی جان اپنی جانوں سے بہت زیادہ قیمتی ہے۔ اور حضور کی جان کے متعلق جو دھمکیاں دی جا رہی ہیں۔ وہ احمدیوں کے لئے سخت اذیت کا باعث ہو رہی ہیں۔

(۵) ان قراردادوں کی نقول حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ اور ہوم سکرٹری پنجاب گورنمنٹ کو ارسال کی جائیں۔ ایم۔ اے رحمان مالک سنٹرل فلور ملز سکرٹری انجمن احمدیہ قصور۔

جماعت احمدیہ سیالکوٹ کی قراردادیں

جماعت احمدیہ شہر سیالکوٹ کا اجلاس خاص بصدارت ڈاکٹر محمد دین صاحب ۱۹ جنوری کو منعقد ہوا۔ جس میں مندرجہ ذیل قرارداد باتفاق آراء پاس ہوئی۔

جماعت احمدیہ شہر سیالکوٹ کا یہ اجلاس خاص مجلس احرار کی اس شورش اور خلاف قانون اور گندے لٹریچر کو جو وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام و سلسلہ عالیہ احمدیہ اور حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے خلاف شائع کر رہے ہیں۔ نہایت نفرت اور حقارت کی نگاہ سے دیکھتا ہے۔ اور صرف اپنے واجب الاطاعت امام کے حکم کے ماتحت خاموش ہے۔ ورنہ ہم اس ناقابل برداشت شورش اور خلاف تہذیب لٹریچر کا موثر جواب دے سکتے ہیں۔

خاکسار شاہ نواز جنرل سکرٹری جماعت احمدیہ شہر سیالکوٹ

جماعت احمدیہ راولپنڈی کی قراردادیں

۲۳ ماہ جنوری بعد نماز مغرب باستثنائے سرکاری ملازمین راولپنڈی کے تمام احباب کا عام جلسہ ہوا۔ جس میں ذیل کے ریزولیوشنز پاس کئے گئے

(۱) جماعت احمدیہ راولپنڈی کا یہ جلسہ ان تمام تقاریر کو نہایت ہی نفرت کی نگاہ سے دیکھتا ہے۔ جو سلسلہ عالیہ احمدیہ اور اس کے مقدس امام حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ اور بانی سلسلہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خلاف لوگوں میں منافرت پھیلانے اور ہمارے قلوب کو زخمی کرنے کے لئے احراری کرتے رہتے ہیں۔ نیز ان کے رسوائے عالم اخبار "زمیندار" اور "احسان" وغیرہ کی ان تمام تحریروں اور مضمونوں کو بھی نفرت کی نگاہ سے دیکھتا ہے۔ جو ان میں انتہائی گستاخی اور بے حیائی سے لوگوں کو ہمارے برخلاف اکسا کر مشتعل کرنے کی نیت سے شائع کئے جاتے ہیں۔ ان ظالموں کی یہ تمام حرکات حدود قانون سے متجاوز اور قانون شکنی کے لئے محرک ہیں۔ ان سے ہمارے احساسات و جذبات کو ناقابل برداشت صدمات پہنچ رہے ہیں۔ ہمیں حضرت امیر المومنین کے متواتر احکام و ہدایات انتہائی صبر کی تعلیم دیتے ہیں۔ لیکن دشمن ہماری خاموشی سے ناجائز فائدہ اٹھا کر شرارت میں بڑھتا جا رہا ہے۔ اس لئے حالات سے مجبور ہو کر یہ جلسہ نہایت ادب سے اپنے مقتدا و امام حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے حضور التماس کرتا ہے۔ کہ ہمیں اجازت فرمائی جائے۔ کہ اس مصیبت کے اندفاع و انسداد کے لئے حدود قانون کے اندر مناسب تدابیر عمل میں لائیں۔ انشاء اللہ تعالیٰ ہم کیا بحیثیت جماعت اور کیا بحیثیت افراد قانون کا احترام کریں گے

(۲) تجویز ہوا کہ ایک نقل اس ریزولیوشن کی بحضور حضرت خلیفۃ المسیح امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ارسال کی جائے اور ایک نقل اخبار الفضل کو بھیجی جائے۔

جماعت احمدیہ اٹھوال کی قراردادیں

۲۵ ؍جنوری جماعت احمدیہ اٹھوال ضلع گورداسپور کا ایک جلسہ زیر صدارت چودھری کریم بخش صاحب امیر جماعت منعقد ہوا۔ اور حسب ذیل قراردادیں باتفاق آراء پاس ہوئیں۔

(۱) یہ جلسہ ہز ایکسی لنسی گورنر صاحب بہادر کی خدمت میں نہایت ادب کے ساتھ گذارش کرتا ہے۔ کہ احراریوں نے جو رویہ جماعت احمدیہ کے خلاف اختیار کر رکھا ہے۔ وہ انتہائی اشتعال انگیز ہے اور ان کی بدزبانیوں اور اشتعال انگیزیوں سے جماعت احمدیہ کے لئے بہت بڑے خطرات پیدا ہو رہے ہیں۔ مگر حکام متعلقہ اس سے سخت غافل ہیں۔ سالانہ جلسہ پر احراریوں کی طرف سے نہایت گندہ اور ناپاک لٹریچر مردوں کے علاوہ عورتوں میں بھی تقسیم کیا گیا۔ لیکن حکام متعلقہ ٹس سے مس نہ ہوئے۔ حالانکہ احراریوں کے جلسہ پر جماعت احمدیہ کو ممانعت کر دی گئی تھی۔ کہ جو لوگ ان کی دوکانوں یا دفاتر میں اگر لٹریچر مانگیں۔ انہیں بھی نہ دیں۔ یہ جلسہ حکام متعلقہ کی اس صریح بے انصافی کے خلاف صدائے احتجاج بلند کرتا ہے۔ اور توقع رکھتا ہے۔ کہ ہز ایکسی لنسی گورنر صاحب بہادر اس فتنہ کا سدباب فرمائیں گے۔ (۲) یہ جلسہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کو یقین دلاتا ہے۔ کہ حضور کی ہدایات کے ماتحت ہم کیا بحیثیت جماعت اور کیا بحیثیت افراد سلسلہ کی حفاظت کی خاطر ہر قربانی کرنے کے لئے تیار ہیں۔ نیز درخواست ہے کہ ہمارے لئے ایسا لائحہ عمل تجویز فرمایا جائے۔ کہ جس سے ہم قانون کے اندر رہتے ہوئے اپنے حقوق کی حفاظت کر سکیں۔ (۳) متفقہ فیصلہ ہوا۔ کہ اس کارروائی کی نقول حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ہز ایکسی لنسی گورنر صاحب بہادر اور اخبار الفضل کو بھیجی جائیں۔ خاکسار محمد رمضان

اشتہار

عارضی کاشت اراضیات نہر مستقل علاقہ پنجند بہاولپور گورنمنٹ

بحکم دربار بہاولپور پنجند نہر کے مختلف راجباہوں پر قریباً سوالاکھ ایکڑ زمین جس کے مختلف تعداد کے قطعات بنائے گئے ہیں تین سال یا پانچ سال۔ یا اس سے زائد میعاد کے لئے بھی کاشت پر دی جائے گی۔

سربمہر ٹنڈر شرح مالکانہ فی ایکڑ برقبہ پختہ علاوہ مطالبہ مال آبیانہ و دیگر جبوب منظور شدہ کے واسطے صاحب بہادر منتظم آبادی کے دفتر میں مورخہ ۱۶ فروری ۱۹۳۵ء شام کے چار بجے تک لئے جاویں گے۔ ٹنڈر کے فارم اور مفصل شرائط عارضی کاشت معہ فہرست رقبہ جات و میعاد صاحب بہادر منتظم آبادی کے دفتر سے موازی ۸ر نقد ادا کرنے پر یا بذریعہ وی پی مہیا کئے جاسکتے ہیں۔

مذکورہ بالا اراضی کے نقشہ جات صاحب موصوف کے دفتر یا تحصیلدار صاحب نو آبادی رحیم یارخاں و نائب تحصیلدار صاحب نو آبادی خانپور جن کے علاقہ جات میں ایسے رقبہ جات واقعہ ہیں۔ ملاحظہ کئے جاسکتے ہیں۔

دستخط:۔ ڈبلیو ایف۔ جی لیسلی صاحب بہادر منتظم آبادی بہاولپور گورنمنٹ

ہزاروں گھروں میں فتح پانے کا راستہ اٹھرا

اولاد کا کسی کو نہ دنیا میں داغ ہو
پھولا پھلا کسی کا نہ برباد باغ ہو
ایں غم سے ہر بشر کو الٰہی فراغ ہو
دشمن کا بھی جہاں میں نہ گھر بے چراغ ہو

ملک کے ہر حصے اور ہر کونے میں مرض اٹھرا کثرت سے پھیلی ہوئی ہے۔ اور لوگ اولاد کی تمنا میں بھٹکتے پھر رہے ہیں۔ ناواقفی یا ناسمجھی کی وجہ سے تعویذ گنڈے کراتے ہیں اور ناحق اپنا روپیہ ضائع کرتے ہیں۔ جن کے بچے چھوٹی عمر میں فوت ہو جاتے ہوں یا مردہ پیدا ہوتے ہوں یا حمل گر جاتا ہو۔ اس کو اٹھرا کہتے ہیں۔ اس مہلک مرض کا علاج مالک دواخانہ رحمانی نے حضرت حکیم مولوی نورالدین صاحب رضی اللہ عنہ سے سیکھا۔ جو کہ آج سے پچیس سال پیشتر پبلک کے زیر استعمال ہے۔ جس کے مجرب و اکسیر ثابت ہونے کی لاکھوں کی تعداد میں سندات حاصل ہوئی ہیں۔ اس لئے بطور ہمدردی سفارش ہے۔ جن کے گھر میں یہ مہلک مرض لاحق ہو۔ وہ محافظ اٹھرا گولیاں منگا کر استعمال کریں۔ اور قدرت خدا کا زندہ کرشمہ دیکھیں۔ (مشک آنست کہ خود ببوید) یہ دواخانہ زیر سرپرستی و نگرانی حضرت مولانا مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ سرانجام دے رہا ہے۔

قیمت فی تولہ عہ مکمل خوراک گیارہ تولہ لہ عللہ علاوہ محصول ڈاک

عبدالرحمٰن کاغانی اینڈ سنز دواخانہ رحمانی قادیان پنجاب

ضرورت ہے

قادیان کی ایک شریف متین اور زمیندار صاحب علم خاندان کی تعلیم یافتہ لڑکی کے لئے رشتہ کی ضرورت ہے۔ لڑکی کی عمر اس وقت ۱۸ سال ہے۔ مڈل تک تعلیم ہے۔ لڑکا کم سے کم میٹرک تک تعلیم یافتہ اور گذارہ کے لئے معقول آمد رکھتا ہو۔ دینی لحاظ سے خود مخلص ہو۔ عمر ۲۵ سال یا اس کے قریب ہو۔ پہلی بیوی نہ ہو۔ نہ پہلی کوئی اولاد ہو۔ سادات قریشی اور معزز زمیندار رشتہ کو ترجیح دیجائیگی۔ خواہشمند احباب اپنے مفصل حالات بپتہ ذیل پر لکھیں۔ ایچ آر معرفت مینیجر الفضل

قادیان کا قدیمی مشہور عالم اور بے نظیر تحفہ
سُرموں کا سرتاج

سرمہ نور (رجسٹرڈ)

نہیں تمغہ پر کچھ ... جس کا ... بر کر دیا

خاندان حضرت خلیفۃ المسیح اوّلؓ۔ اصحاب حضرت مسیح موعودؑ۔ اطباء۔ ڈاکٹر۔ عوام الناس۔ رؤسا۔ اُمراء ہندوستان کی بڑی بڑی ریاستوں بلکہ بیرون ہندوستان تک وسیع ہو چکا ہے۔ جملہ امراض چشم کیلئے اکسیر ہے۔

ملنے کا پتا۔ شفاخانہ رفیق حیات قادیان پنجاب)

انگریزی اردو بن گئی

ہم ہر قسم کے انگریزی مضامین و انگریزی کتب کا ارزاں نرخ پر اردو میں ترجمہ کرتے ہیں۔ جو احباب کسی انگریزی مضمون یا کتاب کا اردو میں ترجمہ کرانا چاہیں۔ وہ ہمیں خدمت کا موقع دے کر حوصلہ افزائی فرمائیں۔ کام نہایت تسلی بخش ہوگا۔ اجرت کا فیصلہ مندرجہ ذیل پتہ پر بذریعہ خط و کتابت کیا جاسکتا ہے۔

مرزا عبدالعزیز احمدی مینیجر دارالترجمہ معرفت مستری محمد موسیٰ نیلا گنبد لاہور

سٹیشن ماسٹر صاحب ٹانڈہ کے خلاف غلط بیانی

زمیندار ۲۴ جنوری ۱۹۳۵ء میں سٹیشن ماسٹر ٹانڈہ ارمڑ چوہدری محمد عبداللہ صاحب احمدی کے خلاف زیر عنوان مرزائی سٹیشن ماسٹر کی اسلام آزار حرکات جو مضمون اراکین انجمن اصلاح المسلمین ٹانڈہ نے شائع کرایا ہے۔ اس میں صریح غلط بیانی اور غایت درجہ دروغ گوئی سے کام لیا گیا ہے۔ نہ تو سٹیشن ماسٹر صاحب نے کبھی کوئی چیلنج مناظرہ اپنا دستخطی ٹانڈہ میں کسی کو دیا۔ اور نہ ہی کبھی دشوہر میں ایسی کوئی کارروائی ان کی جانب سے عمل میں آئی تھی۔ جو کہ وہاں سے ان کی تبدیلی کا باعث ہوئی ہو۔ حقیقت یہ ہے۔ کہ ۲۳ نومبر کو جب کہ مبلغین جماعت احمدیہ قصبہ ہذا میں تشریف لائے۔ تو اراکین انجمن اصلاح المسلمین ٹانڈہ نے خود ہی چیلنج مناظرہ دیا۔ جس پر خاکسار سیکرٹری جماعت احمدیہ اور ان کے درمیان طویل عرصہ تک شرائط مناظرہ کے متعلق سلسلہ گفتگو اور خط وکتابت جاری رہا۔ بالآخر انہوں نے فرار اختیار کیا۔ اور اس تلخ پیالہ کو انہوں نے ٹال دیا۔ اب محض اپنے فرار کی خفت کو چھپانے کے لئے ایک خاموش اور بے تعلق احمدی سٹیشن ماسٹر کو اپنے خیال میں نقصان پہنچانے کی سعی کرنے کی خاطر انہوں نے حکام سلو کو غلط فہمی میں ڈالنے کی ناکام کوشش کی ہے علاوہ ازیں اس کی اصل حقیقت کچھ بھی نہیں۔ سٹیشن ماسٹر صاحب موصوف کو اس جگہ تبدیل ہو کر آئے۔ ہنوز پانچ چھ ماہ سے زائد عرصہ نہیں ہوا۔ لیکن اراکین ومعاندین انجمن اصلاح المسلمین سے پوری طرح نپٹ لینے کے لئے خدا کے فضل سے خاکسار موجود ہے۔ پس ان سے نیز ان کے علماء سے بات چیت کرنا خطوط کے جوابات بھیجنا میرا کام ہے نہ کہ ایک نووارد سٹیشن ماسٹر کا۔

خاکسار۔ نور الٰہی سیکرٹری جماعت احمدیہ ٹانڈہ

جماعت احمدیہ لالگوراں کی قرار دادیں

جماعت احمدیہ کا لاگوجراں بہ استثنائے سرکاری ملازمین کا ایک خاص اجلاس ۱۳ جنوری ۱۹۳۵ء منعقد ہوا۔ اور مندرجہ ذیل ریزولیوشن پاس کئے (۱) حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ہر ایک حکم کا احترام کرتے ہوئے جماعت احمدیہ کا لاگوجراں نہایت ادب سے درخواست کرتی ہے کہ احراریوں کی طرف سے ہمارے مذہبی جذبات کو بری طرح مجروح کیا جا رہا ہے۔ احرار کا یہ رویہ قانون اخلاق انسانیت سے گرا ہوا ہونے کی وجہ ہمارے لئے ناقابل برداشت ہے

گوجرہ میں احمدیوں کے خلاف احراریوں کی اشتعال انگیزی

ہمیں اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ ایک احراری مبلغ بشیر احمد نے حال میں احمدیوں کے خلاف گوجرہ میں نہایت ہی اشتعال انگیز اور دل آزار تقریر کی۔ جس میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر نہایت گندے الزامات لگائے مثلاً کہا مرزا آنجہانی نے خدا کا بیٹا اور بیوی اور آخر خدا ہونے کا دعویٰ کیا۔ مرزا حکومت سے اجازت لے کر اپنی پیشگوئیاں شائع کرتا تھا۔ مرزا کو مسلمان کہنا تو درکنار۔ وہ تو کسی شریف خاندان کا فرد بھی نہیں ہو سکتا۔ وغیرہ وغیرہ اسی سلسلہ میں اس نے یہ بھی کہا۔ مرزا نے قوم سے غداری کی۔ اس نے جہاد کو منسوخ کر کے مسلمانوں کو انگریزوں کے ہاتھ بیچ دیا۔ گویا اگر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام جہاد کے متعلق اسلام کی صحیح تعلیم پیش نہ کرتے۔ تو مسلمان مذہب کی آڑ لے کر انگریزوں سے جنگ کرتے اور اس کا نام جہاد رکھتے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس طرح تباہی سے مسلمانوں کو اور بہت بڑے فتنہ سے حکومت انگریزی کو محفوظ رکھا۔ لیکن احراریوں کے نزدیک یہ قوم سے غداری ہے اور حکام کے نزدیک اس میں کوئی حرج نہیں۔ کہ جہاد کا غلط مفہوم مسلمانوں کے دلوں سے نکال کر حکومت کو بہت بڑے خطرہ سے بچانے والے کی سخت ہتک کرتے ہوئے پھر یہ خیال پیدا کیا جائے۔ کہ مسلمانوں کو جہاد کے نام سے جنگ کر کے حکومت انگریزی کو الٹ دینا چاہیئے۔

گوجرہ میں بدزبانی کرنے والا شخص چونکہ حال ہی میں غیر مبایعین سے علیحدہ ہوا ہے۔ جو کئی سال تک اس کی تعلیم وتربیت کرتے رہے اپنے ایک مبلغ کی ہمشیرہ سے اس کی شادی کرائی۔ اور اپنے ہاں ملازمت بھی دی۔ اس لئے اس نے ضروری سمجھا۔ کہ ان کے احسانات کا بھی بدلا اتار دے۔ چنانچہ اس نے مولوی محمد علی صاحب امیر غیر مبایعین پر نہایت دل آزار ذاتی حملے کرتے ہوئے کہا۔ پادری محمد علی اور اس کی جماعت عیسائی ہیں۔ پادری محمد علی کی بیوی نہایت بانکی ہے۔ میں نے خود دیکھی ہے۔ وہ اور اس کی لڑکیاں نہایت بانکپن سے رہتی ہیں۔ ہر روز سینما اور تھیٹر دیکھنے جاتی ہیں۔ ان کے بال بھی کٹے ہوئے ہیں۔

بالآخر احمدیوں کا بائیکاٹ کرنے اور انہیں ہر طرح تنگ کرنے کی تلقین کی گئی۔ اور لوگوں کو سخت اشتعال دلایا۔ یہ سب کچھ لوکل پولیس کے بعض افراد کی موجودگی میں کیا گیا۔ مگر انہوں نے ذرا بھی حرکت نہ کی۔ چند ایک احمدی نوجوان جو اس جلسہ میں گئے۔ دوران تقریر میں اس سے اٹھ کر چلے آئے۔ کہ ان کے لئے احراری مبلغ کی بدزبانی ناقابل برداشت تھی۔ اور انہوں نے محسوس کیا۔ کہ یہاں وہ اپنے جذبات پر قابو نہ رکھ سکیں گے۔

ایک ضروری سفارش

اکثر احباب جانتے ہیں۔ کہ میاں احمد نور صاحب کابلی جو صاحبزادہ عبد اللطیف صاحب شہید کے وفادار شاگردوں میں سے ہیں۔ جنہوں نے اپنی جان کو خطرہ میں ڈال کر شہید مرحوم کی نعش پتھروں کے ڈھیر کے نیچے سے نکال کر ان کے وطن میں پہنچائی۔ اور پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی حیات میں حضور کی خدمت گذاری میں رہے۔ ممیرہ کا سرمہ بنا کر بیچتے ہیں۔ یہ سرمہ علاوہ خالص ممیرہ کے ڈلے جانے کے محنت اور توجہ سے تیار ہوتا ہے اور نہایت سستا بیچا جاتا ہے۔ احباب کو چاہیئے۔ کہ وہ اس سرمہ کو خریدیں۔ اور علاوہ خود فائدہ اٹھانے کے میاں احمد نور صاحب کی امداد کا ثواب حاصل کریں۔ میاں احمد نور صاحب جیسا کہ ہم سب جانتے ہیں۔ مرض جنون میں گرفتار ہو کر اپنے دعاوی میں معذور ہیں۔ لیکن اس مینیا کی وجہ سے ہمیں ان کی امداد سے دست کش نہیں ہونا چاہیئے۔ امید ہے کہ احباب ضرور امداد کریں گے۔ (ناظر دعوت وتبلیغ)

ایک لائبریری کیلئے کتب کی ضرورت

بانڈی پورہ ایک اچھا مشہور مقام ہے۔ وہاں جماعت احمدیہ غریب ہے۔ وہاں ایک مختصر احمدیہ لائبریری قائم کرنے کی ضرورت ہے۔ تمام جماعت ہائے احمدیہ کی خدمت میں درخواست ہے۔ کہ مختلف کتب سے امداد فرمادیں۔ جو دوست اس لائبریری کے لئے امداد کی خاطر کتب بھیجنا چاہیں۔ وہ خواجہ ثناء اللہ صاحب احمدی بانڈی پورہ کشمیر کے نام روانہ کر دیں۔ ناظر دعوت وتبلیغ

خریداران اردو ریویو آف ریلیجنز

کو اطلاع ہو۔ کہ ان کے نام ۴ فروری کو سالانہ وی پی ہو نگے۔ مہربانی فرما کر وصولی سے مشرف فرمائیں۔ اردو ریویو کی اشاعت بڑھانے کے لئے احباب کی خاص توجہ درکار ہے۔ مینیجر

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

ہاؤس آف کامنز میں ۲۸ جنوری کو بے کاروں کی امداد کے لئے پچاس لاکھ سٹرلنگ مخصوص کئے جانے کا مسئلہ درپیش تھا۔ کہ ایک ممبر نے اس رقم کو ناکافی قرار دیتے ہوئے وزیر اعظم پر سخت حملے کئے۔ اور کہا کہ وہ لائق نفرت سوئر کمینہ اور گندہ کتا ہے۔ جسے تازیانہ لگانے اور ہاؤس آف لارڈز سے نکال دینا چاہیئے۔ وزیٹر گیلریوں سے نیشنل گورنمنٹ مردہ باد کے نعرے لگائے گئے۔ سپیکر نے حکم دیا۔ کہ سب لوگوں کو گیلریوں سے نکال دیا جائے۔ اس بحث کے وقت وزیر اعظم ایوان میں موجود نہ تھے۔

مسٹر ایم۔ کے آچاریہ جو سناتنی ہندوؤں کے لیڈر اور سابق ممبر اسمبلی تھے۔ مدراس سے ۲۹ جنوری کی اطلاع کے مطابق حرکت قلب بند ہو جانے کی وجہ سے وفات پا گئے۔

پنجاب کی مختلف منڈیوں سے ۲۹ جنوری کی آمدہ اطلاعات مظہر ہیں۔ کہ چونکہ بارش سے فصلوں کو بہت فائدہ پہنچا ہے۔ اس لئے گندم چھ سات آنہ من سستی ہو گئی ہے

سیلون کے کسٹم آفس نے کولمبو سے ۲۹ جنوری کی اطلاع کے مطابق اعلان کیا ہے کہ معاہدہ کے رو سے جس قدر کپڑا جاپان سے سیلون میں آسکتا تھا۔ وہ آچکا ہے اس لئے اب ۳۵ء میں مزید کپڑا جاپان سے نہیں آسکیگا

مہر عبد الحمید سابق چیف منسٹر کپورتھلہ کی جائداد کی ضبطی وغیرہ کے متعلق مہاراجہ صاحب نے جو احکام صادر کئے تھے۔ ۲۰ جنوری کی اطلاع ہے۔ کہ آپ نے انہیں منسوخ کر دیا ہے۔

حکومت چین نے حال میں ایک قانون پاس کیا تھا۔ کہ اگر کسی عورت کے خلاف بد چلنی کا جرم ثابت ہو جائے۔ تو اسے سزائے قید دی جائے۔ اس قانون کے خلاف عورتوں نے متحدہ طور پر شورش بپا کر دی ہے۔ اور وہ اعلان کر رہی ہیں۔ کہ اس امتیازی قانون کو منسوخ کرا کر دم لیں گی۔

احراری لیڈر چودہری عبد العزیز نے جسے ریاست کپورتھلہ میں شورش پیدا کرانے کے جرم میں ۵ سال قید اور ۵ ہزار روپیہ جرمانہ کی سزا دی گئی تھی۔ چونکہ تحریری وعدہ کر لیا ہے۔ کہ آئندہ ریاست کے خلاف کسی ایجی ٹیشن میں حصہ نہ لے گا۔ اس لئے رہا کر دیا گیا ہے دوسرے سیاسی قیدیوں کی رہائی کے متعلق بھی مہاراجہ صاحب نے عام معافی کا اعلان کر دیا ہے۔

پنجاب یونیورسٹی گراؤنڈ میں ایک مسجد کے انہدام کی خبریں بعض اخبارات میں شائع ہو رہی تھیں۔ محکمہ اطلاعات نے ۲۹ جنوری کو اعلان کیا ہے کہ گراؤنڈ میں کوئی مسجد یا چبوترہ نہ تھا۔ تاہم مسلم سٹاف کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ چھوٹا سا چبوترہ نماز پڑھنے کے لئے بنا سکتے ہیں۔

پارلیمنٹری رپورٹ پر اسمبلی میں بحث کے لئے دہلی سے ۲۹ جنوری کی اطلاع کے مطابق ۴۔ ۶ اور ۷ فروری کی تاریخیں مقرر کی گئی ہیں۔

حکومت ایران کے قونصل جنرل متعینہ کوئٹہ نے اعلان کیا ہے کہ ایران ہمارے ملک کا اور ایرانی ہمارا اصل نام ہے۔ اور اسی کے استعمال کو ہم پسند کرتے ہیں۔ اس لئے حکومت ایران نے فیصلہ کیا ہے کہ پرشیا اور پرشین الفاظ ترک کر دئے جائیں۔ ایران میں خطوط وغیرہ ارسال کرنے والے اس بات کو اچھی طرح نوٹ کر لیں۔ تا ان کے خطوط پہنچنے میں دیر نہ ہو۔

افغانستان اور ایران کی سرحد کی تعیین کے متعلق دونوں حکومتوں میں نزاع کے تصفیہ کے لئے جنرل فخر الدین پاشا کی قیادت میں جو ترکی کمیشن مامور ہوا تھا۔ وہ سرحد پر پہنچ کر دونو حکومتوں کے دعاوی و دلائل سننے کے لئے واپس چلا گیا ہے اور عنقریب انگورہ سے اپنے فیصلہ کا اعلان کرے گا۔

لاہور ہائیکورٹ نے ۲۸ جنوری کو ایک مقدمہ کا فیصلہ کیا ہے۔ اور ایک رہن کو جو زمین کے مالک نے حج کی غرض سے کیا تھا۔ اس کے ورثاء کی درخواست پر ناجائز قرار دیتے ہوئے لکھا ہے کہ چونکہ حج اس شخص پر فرض نہیں۔ جسے اس کی ادائیگی کے لئے قرض لینا پڑے اس لئے یہ رہن درست نہیں۔

ہندوستان و انگلستان کے مابین ایک تجارتی معاہدہ پر اسمبلی میں دو روز بحث رہی لیکن ۳۰ جنوری کو ۸ ووٹوں کی کثرت سے اسمبلی نے اس معاہدہ کو نامنظور کر دیا۔ اب گورنمنٹ یا تو اس معاہدہ کو منسوخ کر دے گی۔ یا اسمبلی کی رائے کے خلاف اسے پورا کر یگی

وائنا سے ۲۹ جنوری کی اطلاع مظہر ہے کہ آسٹریا کے شاہزادہ کی موٹر پر کمیونسٹوں نے فائر کئے۔ مگر خوش قسمتی سے آپ کار میں نہ تھے۔ اس لئے بچ گئے دو کمیونسٹ گرفتار کر لئے گئے۔ شہزادہ صاحب مذکور آسٹریا کے وائس چانسلر ہیں۔

وزیر لوکل سیلف گورنمنٹ پنجاب سے ۳۰ جنوری ہندوؤں کے ایک وفد نے ملاقات کر کے میونسپلٹی کے متعلق بہت سی مشکلات پیش کیں۔ اور مطالبہ کیا کہ یا تو حالات کے بہتر ہونے تک کمیٹی کو معطل کر دیا جائے یا پھر دیوار کے اندر کا شہر ایک علیحدہ میونسپلٹی کے سپرد کر دیا جائے۔ اور بیرونی حصوں کیلئے علیحدہ کمیٹیاں بنا دی جائیں۔

مسٹر چرچل نے جو انگلستان کے مشہور جنگ پسند ہیں۔ لنڈن سے ۲۹ر جنوری کی اطلاع کے مطابق ایک تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ انڈیا بل بے حیائی کی ایک ہیبتناک یادگار ہے۔ اگر ہمارے آباؤ اجداد مشکلات سے دب جاتے تو سلطنت برطانیہ اس کے ساحلوں تک محدود رہتی سلطنتوں کی قسمت کا فیصلہ رائے کی اکثریت یا عیارانہ ریشہ دوانیوں سے نہیں ہو سکتا۔

ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ میسور نے ۲۹ر جنوری کی اطلاع کے مطابق میسور سے ۵ میل کے فاصلہ کے اندر اندر کانگریسی جھنڈا لہرانے کی ممانعت کر دی ہے۔ اور لکھا ہے۔ کہ ایسا کرنا مہاراجہ صاحب کے اختیارات میں مداخلت کے مترادف ہے۔

مہاراجہ نیپال ان دنوں ہندوستان آئے ہوئے ہیں۔ اور ہندو اخبارات ان کی تعریف و توصیف میں مصروف ہیں۔ "ملاپ" یکم فروری راوی ہے۔ کہ آپ نے ایک ممبر اسمبلی سے دوران ملاقات میں کہا۔ کہ مندروں کے دروازے اچھوتوں کے لئے ہرگز نہیں کھولے جانے چاہئیں۔

لنڈن سے ۳۰ جنوری کی ایک اطلاع مظہر ہے۔ کہ چونکہ ہندوستان سے جاپان کی تجارت انگلستان کے لئے مضر ثابت ہو رہی ہے۔ اس لئے کوشش کی جا رہی ہے۔ کہ جاپان کی تجارت کو ہندوستان میں بالکل بند کرایا جائے اور یہ معاملہ عنقریب پارلیمنٹ میں پیش ہونے والا ہے۔

ہٹلر نے برلن سے ۳۰ر جنوری کی اطلاع کے مطابق حکم دیا ہے۔ کہ اس کے برسر اقتدار آنے سے پہلے جو فلمیں تیار کی گئی تھیں۔ وہ بند کر دی جائیں۔ کیونکہ وہ جرمنی کو بدنام کرنے والی ہیں۔

افغانستان سے آمدہ اطلاعات سے پایا جاتا ہے کہ وہاں شدت کی سردی پڑ رہی ہے۔ جس سے ۲۵ آدمی کابل میں ہلاک ہو چکے ہیں۔ خیال کیا جاتا ہے کہ اس سے قبل اتنی سردی کبھی نہیں ہوئی۔

عبد الرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا۔ اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر: غلام نبی